نماز
احادیث کی روشنی میں مسائل نماز کے
متعلق ایک مستند جامع و متن تحقیق
مؤلف
پروفیسر محمد عرفان قادری

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم، اما بعد!

دینِ اسلام کے پانچ ستونوں میں سے ایک نہایت اہم ستون نماز ہے جو اللہ تعالیٰ نے شبِ معراج اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت کو تحفہ کے طور پر عطا فرمائی۔ نماز کے مسائل و فضائل پر بہت سی کتب مختلف زبانوں میں لکھی گئی ہیں لیکن اختصار کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے کتاب وسنت کی روشنی میں صحیح طریقۂ نماز پر بہت کم مواد میسر ہے۔ اسی نکتہ کو مدنظر رکھتے ہوئے سید محمد حسن اعجاز گیلانی صاحب نے راقم الحروف کے سامنے خواہش ظاہر کی کہ نماز کے مسائل کے متعلق ایک مختصر سا مگر مدلل رسالہ تحریر فرمائیں۔ لہٰذا آپ کی خواہش کی تکمیل کے لیے میں نے قرآن واحادیث کی روشنی میں نمازِ نبوی کا صحیح طریقہ قلم بند کیا اور خاص طور پر ان پہلوؤں کو دلائل کے ساتھ اجاگر کیا جن کے متعلق ایک مخصوص طبقہ کے افراد شکوک وشبہات پھیلاتے ہیں۔ چوں کہ اس رسالہ میں اختصار کو اپنایا گیا ہے لہٰذا قارئین سے التماس ہے کہ تفصیلی فقہی مسائل کو جاننے کے لیے ''فتاویٰ رضویہ''، ''بہارِ شریعت'' یا دیگر علمائے اہلِ سنت کی تحریر کردہ کتب کا مطالعہ فرمائیں۔

☆☆☆☆☆

ایمانِ مفصل (مُفَصَّل): اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَ کُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

میں ایمان لایا اللہ تعالیٰ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتب پر اور اس کے رسولوں پر اور یومِ آخرت پر اور اس بات پر کہ اچھی اور بُری تقدیر دونوں کا خالق اللہ تعالیٰ ہے اور موت کے بعد دوبارہ اُٹھائے جانے پر۔

ایمانِ مجمل (مُجْمَل): اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَآئِہٖ وَصِفَاتِہٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ اِقْرَارٌ م بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ م بِالْقَلْبِ ط

میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لایا جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفات کے ساتھ ہے اور میں نے اس کے تمام احکامات زبان سے اقرار کرتے ہوئے اور دل سے تصدیق کرتے ہوئے قبول کیے۔

اوّل کلمہ طیب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

دوسرا کلمہ شہادت: اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد ﷺ اس (یعنی اللہ تعالیٰ) کے بندے اور رسول ہیں۔

تیسرا کلمہ تمجید: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اللہ تعالیٰ پاک ہے اور تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اللہ تعالیٰ بہت

اَكْبَرُ ؕ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

بڑا ہے، اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چوتھا کلمہ توحید: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی اسی کے لیے ہے اور تمام

الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ؕ ذُو الْجَلَالِ

تعریفیں اسی کے لیے ہیں، وہی زندہ کرتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور وہ زندہ ہے کہ اسے کبھی موت نہ آئے گی، بہت جلال

وَالْاِكْرَامِ ؕ بِيَدِهِ الْخَيْرُ ؕ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

و بزرگی والا ہے، اسی کے دستِ قدرت میں بھلائی ہے اور وہ ہر چاہے پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار: اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا

میں اللہ تعالیٰ سے جو کہ میرا رب ہے، تمام گناہوں سے جو میں نے جان بوجھ کر کیے

اَوْ خَطَأً سِرًّا اَوْ عَلَانِيَةً وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِيْ اَعْلَمُ وَمِنَ

یا بھول کر، چھپ کر کیے یا اعلانیہ، معافی طلب کرتا ہوں اور میں اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اس گناہ سے جو میں جانتا

الذَّنْبِ الَّذِيْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ

ہوں اور اس گناہ سے جسے میں نہیں جانتا ہوں، (یا الٰہی!) بے شک تُو غیبوں کو جاننے والا، عیبوں کو چھپانے والا

وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ؕ

اور گناہوں کو بخشنے والا ہے اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی توفیق صرف اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے ہے جو بہت بلند عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّاَنَا

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جان بوجھ کر کسی کو تیرا شریک بناؤں اور میں تجھ سے

اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّاْتُ مِنَ الْكُفْرِ

بخشش طلب کرتا ہوں اس سے جسے میں نہیں جانتا اور میں اس بات سے توبہ کرتا ہوں اور میں کفر سے،

وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَالنَّمِيْمَةِ وَالْفَوَاحِشِ

شرک سے، جھوٹ سے، غیبت سے، بدعت سے، چغلی سے، بے حیائیوں سے

وَالْبُهْتَانِ وَالْمَعَاصِيْ كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

بہتان سے اور تمام گناہوں سے بیزاری کا اظہار کرتا ہوں اور میں اسلام لایا اور میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ

کوئی عبادت کے لائق نہیں، حضرت محمد ﷺ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔

اذان کا بیان: 1- پانچوں فرض نمازوں اور جمعۃ المبارک (جُمُعَة) کے لیے اذان سنت مؤکدہ ہے۔

2- اگر کوئی شخص شہر کے اندر گھر میں نماز پڑھے تو مسجد کی اذان اس کے لیے کافی ہے۔

3- سمجھدار بچہ بھی اذان دے سکتا ہے۔

4- اذان مسجد سے باہر قبلہ رُو ہو کر کہی جائے، مسجد کے اندر اذان دینا خلافِ سنت ہے۔

5- چند اذانیں سنیں تو پہلی کا جواب کفایت کرے گا۔

6- مقتدیوں کو جمعہ کے دن خطبہ کی اذان کا جواب ہرگز نہیں دینا چاہیے۔

7- "حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ" سیدھی طرف منہ کر کے کہے اور "حَیَّ عَلَی الْفَلَاح" اُلٹی طرف منہ کر کے کہے، بچے کے کان میں اذان دیتے وقت بھی یہی حکم ہے۔

8- بے وُضو کی اذان کراہت کے ساتھ صحیح ہے۔

اذان کے الفاظ: اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

آؤ نماز پڑھنے کے لیے آؤ نماز پڑھنے کے لیے

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

آؤ فلاح کی طرف آؤ فلاح کی طرف

اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے' نہیں کوئی معبود سوائے اللہ تعالیٰ کے

(ابن ماجہ:706)

مؤذن (مؤذِّن) کی فضیلت: حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت فرماتے ہیں:

لَا یَسْمَعُ مَدٰی صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَّلَا اِنْسٌ وَّلَا شَیْءٌ اِلَّا شَھِدَ لَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ۔

(ترجمہ) ''مؤذن کی آواز جو جن' انسان یا کوئی بھی شے سنتی ہے تو وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گی۔'' (بخاری:609' ابن ماجہ:723' نسائی:640)

اِقامت: احناف کے نزدیک اقامت کے کلمات بھی دو دو مرتبہ پڑھے جائیں۔ حضرت

عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں:

كَانَ اَذَانُ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ شُفْعًا شُفْعًا فِی الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ۔

(ترجمہ) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اذان اور اقامت میں دو دو کلمے تھے۔''

(ترمذی صفحہ 27' دار قطنی:925' سنن کبریٰ للبیہقی:2054)

اس کے علاوہ حضرت بلال' حضرت علی' حضرت سلمٰی بن اکوع رضی اللہ عنہم' نیز حضرت علی اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کے شاگرد بھی اقامت کے کلمات دو دو مرتبہ ادا کرتے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ 2137 تا 2143' دار قطنی:930' حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا عمل یہاں بھی مروی ہے)

نوٹ: اقامت میں ''حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ'' کے بعد دو مرتبہ ''قَدْ قَامَتِ الصَّلَاۃُ'' پڑھا جائے گا۔

فجر کی اذان میں اضافہ: حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اذان کی تعلیم دی اور فرمایا:

فَاِنْ كَانَ صَلَاۃَ الصُّبْحِ قُلْتَ: اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ' اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ۔

(ترجمہ) ''اگر صبح کی نماز ہو تو یہ کہو: اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ' اَلصَّلَاۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ (یعنی نماز نیند سے بہتر ہے)۔'' (ابوداؤد:500)

اذان کے جواب کی فضیلت: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب مؤذن ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہے تو تم میں سے بھی کوئی شخص (اس کے جواب میں) ''اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ'' کہے' پھر مؤذن ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کہے تو وہ بھی ''اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ'' کہے' پھر مؤذن ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کہے تو وہ بھی ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہ'' کہے' پھر مؤذن ''حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ'' کہے

تو وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ" کہے پھر مؤذن "حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ" کہے تو وہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ" کہے، پھر مؤذن "اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ" کہے تو وہ بھی "اَللهُ اَكْبَرُ اَللهُ اَكْبَرُ" کہے، پھر مؤذن "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" کہے تو وہ بھی دل سے کہے: "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ" تو وہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ (مسلم:848، ابو داؤد:527)

اقامت میں "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ" کا جواب: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اقامت کہی اور جب آپ نے کہا: "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ" تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا"۔ (ابو داؤد:528)

انگوٹھے چومنا: 1- علامہ علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:

جب مؤذن "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ" کہے تو دونوں شہادت کی انگلیوں کے پوروں کو چومنے کے بعد انھیں آنکھوں پر ملنا اور یہ کہنا "اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ رَضِيْتُ بِاللهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ عليه الصلوٰة والسلام نَبِيًّا" اسے "دیلمی" نے "مسند الفردوس" میں حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو یہ کام کرے اُس کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔ امام سخاوی کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح کے درجہ کی نہیں ہے۔

آخر میں علامہ علی قاری فرماتے ہیں: جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے یہ قول ثابت ہو گیا تو یہ عمل کے لیے کافی ہے کیوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میری اور خلفاءِ راشدین کی سنت کو لازمی پکڑو۔ (موضوعات کبیر صفحہ 200، حدیث:829)

2- امام سخاوی نے اس حدیث کو نقل کیا اور اسے موضوع قرار نہیں دیا بلکہ فرمایا کہ یہ صحیح کے درجہ کی نہیں ہے۔ (المقاصد الحسنہ:1021)

(نوٹ:) حدیث کا صحیح کے درجہ کی نہ ہونے سے مراد ہے کہ وہ صحیح لذاتہٖ یا صحیح لغیرہٖ نہیں۔ لہٰذا ایسی حدیث حسن لذاتہٖ یا حسن لغیرہٖ ہو سکتی ہے۔

3- علامہ اسماعیل بن محمد العجلونی نے "المقاصد الحسنہ" کی تمام عبارتیں نقل کی ہیں، علامہ علی قاری کی بھی تمام عبارات نقل فرمائیں اور اس روایت کو قطعاً موضوع قرار نہ دیا۔
(کشف الخفاء:2296)

4- علامہ سید طحطاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مستحب قرار دیا اور "دیلمی" کی حدیث نقل کی۔
(حاشیہ طحطاوی علی مراقی الفلاح:165)

5- علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اسے مستحب قرار دیا۔ (شامی ج1 ص370)

6- غیر مقلد اور دیوبندی حضرات کے ممدوح علامہ عبد الحی لکھنوی نے بھی اس کا مستحب ہونا نقل کیا ہے۔ (مجموعہ فتاویٰ عبد الحی ج1 ص189)

7- مولانا عبد الشکور لکھنوی دیوبندی نے بھی اس عمل کے مستحب ہونے کا فتویٰ دیا ہے۔
(علم الفقہ، حصہ2، ص159)

8- دیوبندی حضرات کے حکیم الامت اشرف علی تھانوی اس مسئلہ پر بحث کرتے ہوئے آخر میں لکھتے ہیں: "اگر صحت بدنیہ (حفاظتِ چشم) کی نیت سے کیا جاوے وہ ایک قسم کی طبی تدبیر ہے وہ فی نفسہٖ جائز ہے۔" (بوادر النوادر ص409)

چلیں آپ اپنی آنکھوں کی حفاظت ہی کے لیے نامِ اقدس سن کر انگوٹھے چوم کر اپنی آنکھوں پر رکھ لیں۔

9- مفتی تقی عثمانی (دیوبندی) انگوٹھے چومنے کے مسئلہ کے متعلق اپنے ایک بیان میں جو کہ بعد میں ضبطِ تحریر میں لایا گیا، کہتے ہیں:

"عمل جو فی نفسہ کسی صحیح جذبے سے کیا جا رہا ہے، اگر مباح طریقے سے کیا جائے تو بدعت نہیں ہے"۔ (بدعت ایک گمراہی، ص:32)

اوّلاً: محبت رسول سے بڑھ کر صحیح جذبہ کیا ہو سکتا ہے؟ انگوٹھے چومتے ہی محبت رسول ﷺ کی بنا پر ہیں۔

ثانیاً: باقی جو طریقہ مباح ہے آپ اپنے تمام ہم فکر افراد کو اس کے مطابق انگوٹھے چومنے کا حکم دے دیں۔

10- غیر مقلد قاضی شوکانی صاحب نے بھی اس حدیث کو مسند الفردوس کے حوالہ سے نقل کیا اور اسے ہرگز موضوع قرار نہ دیا بل کہ علامہ ابن طاہر کے حوالہ سے تبصرہ کیا کہ یہ صحیح کے درجہ کی نہیں۔ (الفوائد المجموعہ' کتاب الصلاۃ' ص19' رقم:18)

اذان کے بعد کی دعا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سننے کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهٗ حَلَّتْ لَهٗ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

(ترجمہ) ''اے اللہ تعالیٰ! اے اس دعوتِ کامل اور نماز قائمہ دائمہ کے رب' حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور ان کو مقامِ محمود پر سرفراز فرما جس کا تُو نے وعدہ فرمایا ہے' تو قیامت کے دن اس شخص کے لیے میری شفاعت حلال ہوگئی۔''

(بخاری:614' ابوداؤد:529' ترمذی ص29' نسائی:676' ابن ماجہ:722)

''اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ'' کے الفاظ السنن الکبریٰ للبیہقی میں ہیں۔

(ج1' ص410' رقم:2009' صحیح ابن خزیمہ:420)

اقامت میں کب کھڑا ہونا چاہیے؟ 1- حضرت عبداللہ بن اوفیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِذَا قَالَ بِلَالٌ "قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ" نَهَضَ فَكَبَّرَ۔

(ترجمہ) ''جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ اقامت میں ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ'' کہتے

تو رسول اللہ ﷺ اُٹھ کھڑے ہوتے اور پھر اللہ اکبر کہتے۔''

(مسند البزار ج8' ص298' رقم:3371' السنن الکبریٰ للبیہقی ج2 ص22' رقم:2390)

2- امام حسن اور حضرت اَنس رضی اللہ عنہما بھی "قد قامت الصلوٰۃ" کہنے کے وقت اُٹھتے۔

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج2 ص20' رقم:2380)

3- حضرت عَطِیَّہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب مؤذن نے اقامت شروع کی تو ہم کھڑے ہو گئے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: بیٹھ جاؤ اور جب مؤذن "قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ" کہے تو تب کھڑے ہونا۔

(مصنف عبدالرزاق ج1 ص506' رقم:1940)

4- اس کے علاوہ متعدد کتب احناف میں یہ لکھا ہے کہ "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے وقت کھڑا ہوا جائے۔ ملاحظہ فرمائیں:

(کتاب الآثار امام ابو یوسف ص19' المبسوط ج1 ص18' فتاوٰی عالم گیری ج9 ص57' فتاوٰی شامی ج2 ص177' طحطاوی مع نور الایضاح و مراقی الفلاح ص151' عینی شرح کنز:31)

5- مفتی شفیع دیوبندی نے حدیثِ حضرت عبداللہ بن اَوْفیٰ کو نقل کیا اور پھر اس حدیث مبارک کی شرح میں لکھتے ہیں:

''چھٹی حدیث سے ایک خاص صورت یہ بھی معلوم ہوئی کہ بعض اوقات رسول اللہ ﷺ نماز سے پہلے ہی مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے تو آپ اس وقت کھڑے ہوتے تھے جب مؤذن ''قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ'' پر پہنچتا تھا۔ اس سے ظاہر یہ ہے کہ عام صحابہ بھی آپ ﷺ کے ساتھ اسی وقت کھڑے ہوتے ہوں گے۔''

(جواہر الفقہ جلد1 صفحہ315)

صلاۃ کا معنیٰ: ''لغوی طور پر لفظ "صلاۃ" دعا' تسبیح' رحمت اور نماز وغیرہ کے لیے استعمال ہوتا ہے جب کہ اصطلاحی لحاظ سے صلوٰۃ (نماز) ایسی عبادت ہے جس میں مخصوص اعمال کو

مخصوص ہیئت کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔"

نماز کی مشروعیت واہمیت: آیاتِ مبارکہ: 1-وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ۔ (30-الروم:31)

(ترجمہ)"اور نماز قائم رکھو اور مشرکین سے نہ ہو۔"

2-وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَآتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ۔

(2-البقرہ:43)

(ترجمہ)"اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

3-حَافِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی۔ (2-البقرہ:238)

(ترجمہ)"نگہبانی کرو سب نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی۔"

4- قیامت کے دن جہنمی اپنے جہنم میں جانے کی وجوہات بیان کرتے ہوئے یہ بھی کہیں گے: لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّیْنَ۔ (74-المدثر:43)

(ترجمہ)"ہم نماز نہ پڑھتے۔"

احادیث مبارکہ: 1- حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اَلصَّلٰوۃُ نُوْرٌ" یعنی نماز نور ہے۔ (مسلم:223)

2- حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جُعِلَ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ۔ (نسائی:3945)

(ترجمہ)"میری آنکھ کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے۔"

3- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّ اَوَّلَ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ بِصَلَاتِهٖ۔

"بے شک (روزِ قیامت) بندے سے سب سے پہلے اس کی نماز کا حساب لیا جائے گا۔"

(نسائی:461)

4- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

اَرَأَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهَرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ؟ قَالُوْا لَا يَبْقٰى مِنْ دَرَنِهٖ شَيْءٌ قَالَ فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا۔

(ترجمہ)"بتاؤ! اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے کے پاس ایک نہر ہو اور وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی کوئی میل باقی نہ رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: بس اسی طرح پانچوں نمازوں کی مثال ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

(مسلم:667، بخاری:528، ابن ماجہ:1397، نسائی:459، دارمی:1221)

5- حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ حَافَظَ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا وَّبُرْهَانًا وَّنَجَاةً مِّنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَنْ لَّمْ يُحَافِظْ عَلَيْهَا لَمْ تَكُنْ لَّهٗ نُوْرًا وَّلَا نَجَاةً وَّلَا بُرْهَانًا وَّكَانَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَعَ قَارُوْنَ وَفِرْعَوْنَ وَهَامَانَ وَاُبَيِّ بْنِ خَلَفٍ۔

(ترجمہ)"جس شخص نے نماز کی حفاظت کی، نماز اس کے لیے روشنی، دلیل اور قیامت کے دن آگ سے نجات کا باعث ہوگی اور جس شخص نے اس کی حفاظت نہ کی تو نماز اس کے لیے روشنی ہوگی نہ نجات کا باعث اور نہ ہی دلیل ہوگی بل کہ وہ شخص قیامت کے دن قارون، فرعون، ھامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔" (دارمی:2763، کتاب الرقاق)

نماز کی شرائط: نماز کی چھ شرائط ہیں:

(1) **طہارت:** نمازی کے جسم، لباس اور نماز پڑھنے کی جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے۔

(i) اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۔ (74-المدثر:4)

(ترجمہ) ''(اے نبی ﷺ!) اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں۔''

(ii) ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا ۔ (5-المائدہ:6)

(ترجمہ) ''اگر تم جنبی ہو تو خوب اچھی طرح طہارت حاصل کرو۔''

نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةً اِلَّا بِطُهُوْرٍ ۔

''اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔''

(ابن ماجہ:271، نسائی:139، ترمذی:1، ابوداؤد:59، مسلم:534، صحیح ابن خزیمہ:9)

(iii) اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعَاكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ

(22-الحج:26)

(ترجمہ) ''تم دونوں میرے گھر کو طواف کرنے والوں، اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لیے پاک صاف رکھو۔''

(2) **مرد کا ستر:** مردوں کے لیے ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنوں سمیت بدن کو ڈھانپنا لازم ہے۔

(i) نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

فَاِنَّ مَا تَحْتَ السُّرَّةِ اِلَى الرُّكْبَةِ مِنَ الْعَوْرَةِ ۔

(ترجمہ) ''بے شک ناف کے نیچے سے گھٹنوں سمیت جو جگہ ہے وہ ستر ہے۔''

(دارقطنی:876)

(ii) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلرُّكْبَةُ مِنَ الْعَوْرَةِ ۔

(ترجمہ) ''گھٹنا ستر ہے۔'' (دارقطنی:878)

عورت کا ستر: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَلَاةَ حَائِضٍ اِلَّا بِخِمَارٍ ۔

(ترجمہ) ''یعنی اللہ تعالیٰ بالغ عورت کی نماز اوڑھنی کے بغیر قبول نہیں فرماتا۔''

(ابوداؤد:641، ترمذی ص50، ابن ماجہ:655)

نوٹ: (i) عورت کے لیے منہ کی ٹکی، دونوں ہتھیلیوں اور دونوں پاؤں کے تلووں کے علاوہ سارا جسم چھپانا لازم ہے۔

(ii) ایسا باریک کپڑا جس سے بدن کا وہ حصہ جسے چھپانا فرض ہے نظر آئے یا عورت کے سر کے بالوں کی سیاہی نظر آئے تو ایسے لباس میں بھی نماز نہ ہوگی۔

(3) **استقبالِ قبلہ:** نماز میں قبلہ یعنی کعبہ شریف کی طرف منہ کرنا۔ ارشادِ ربانی ہے:

وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۔ (2-البقرہ:144)

(ترجمہ) ''اور تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرے اس (مسجد حرام) کی طرف کرلو۔''

مسئلہ: اگر کسی ایسی جگہ نماز کا وقت ہو جائے جہاں سمت قبلہ بتانے کے لیے کوئی نہ ہو تو ذہن سے سمتِ قبلہ کا تعین کر لے اور جس سمت اس کا ذہن مطمئن ہو جائے اُدھر منہ کر کے نماز پڑھ لے۔

(4) **وقت:** یعنی جو نماز بھی پڑھنی ہے اس کا وقت ہونا ضروری ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابًا مَّوْقُوْتًا ۔ (4-نساء:103)

(ترجمہ) ''بے شک نماز مؤمنین پر وقت مقررہ پر فرض ہے۔''

(5) **نیت کرنا:** نیت، دل کے پختہ ارادے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَآءَ۔

(98-البينه:5)

(ترجمہ)''اور ان کو صرف یہ حکم دیا گیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت یک سُو ہو کر خالص اسی کے لیے کریں۔''

خلوص درحقیقت نیت کا خلوص ہے' یعنی نماز کے آغاز سے قبل صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی نیت ہو۔

نیت کرنے کے لیے زبان سے کچھ کہنا ضروری نہیں' ہاں! اگر کہہ لے تو افضل ہے۔ جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آتا ہے:

كَانَ الشَّافِعِيُّ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّدْخُلَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ مُوَجِّهًا لِبَيْتِ اللّٰهِ مُؤَدِّيًا لِفَرْضِ اللّٰهِ (عَزَّوَجَلَّ) اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(ترجمہ)''امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جب نماز میں داخل ہونے کا ارادہ فرماتے تو کہتے: بسم اللہ' منہ بیت اللہ کی طرف' اللہ تعالیٰ کے فرض پڑھنے کے لیے' اللہ اکبر۔''

(معجم لابن المقری:317)

(6) تکبیر تحریمہ: یعنی "اَللّٰهُ اَكْبَرُ" کہہ کر نماز شروع کرنا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ۔ (74-المدثر:3)

(ترجمہ)''اور اپنے رب کی ہی بڑائی بولو۔''

نیز ارشادِ ربانی ہے:

وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى۔ (87-الاعلیٰ:15)

(ترجمہ)''اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔''

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ وَتَحْرِيْمُهَا التَّكْبِيْرُ۔

(ترجمہ)''نماز کی کنجی وضو ہے اور اس کی تحریمہ تکبیر ہے۔''

(ابوداؤد:61' ترمذی:3' ابن ماجه:275)

نماز کے سات (7) فرائض: (1) تکبیر تحریمہ

(2) قیام: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ۔ (2-البقره:238)

(ترجمہ)''اور کھڑے ہو اللہ کے حضور ادب سے۔''

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی' میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

صَلِّ قَائِمًا، فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبٍ۔

(ترجمہ)''کھڑے ہو کر نماز پڑھو' اگر تم میں اس کی استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو اور اگر تم میں اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو اپنے پہلو پر (یعنی لیٹ کر) پڑھو۔''(بخاری:1117)

(3) قرأت کرنا۔ ارشادِ ربانی ہے:

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ۔ (73-المزمل:20)

(ترجمہ)''پھر جتنا تم سے ہو سکے قرآن پڑھو۔''

تنبیہ: قرأت کے لیے حروف کی ادائی ضروری ہے۔ قرأت کا تصور نہیں ہونا چاہیے۔ اس طرح نماز ہرگز درست قرار نہیں پائے گی۔

(4,5) رکوع' سجود: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ارْكَعُوْا وَاسْجُدُوْا۔ (22-الحج:77)

(ترجمہ)''اے ایمان والو! رکوع اور سجدہ کرو۔''

(6) قعدہ آخیرہ: یعنی دو رکعت والی نماز میں دو رکعت، تین رکعت والی نماز میں تین رکعت اور چار رکعت والی نماز میں چار رکعت پڑھ کر التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھنا فرض ہے۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قُلْتَ هٰذَا أَوْ قَضَيْتَ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ صَلَاتَكَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تَقُوْمَ فَقُمْ وَإِنْ شِئْتَ أَنْ تَقْعُدَ فَاقْعُدْ۔

(ترجمہ) ”جب تُو یہ کہہ چکے یا یہ ادا کر چکے تو بے شک تُو نے اپنی نماز پوری کر لی، پھر تُو کھڑا ہونا چاہے تو کھڑا ہو جا اور بیٹھنا چاہے تو بیٹھا رہ۔“ (ابوداؤد:970)

اس حدیث میں نبی کریم ﷺ نے تمام صلوٰۃ کو قعدۂ اخیرہ پر معلق فرمایا، یعنی جب تُو قعدۂ اخیرہ پورا کر لے تو تیری نماز پوری ہو گئی۔

(7) خُرُوج بِصُنْعِه: یعنی قعدہ اُخیرہ کے بعد سلام یا بات چیت وغیرہ کوئی ایسا فعل قصداً کرنا جو نماز سے باہر کر دے۔ سلام کے علاوہ کوئی فعل قصداً پایا گیا تو نماز واجب الاعادہ ہوگی اور اگر بلا قصد کوئی اس طرح کا فعل پایا گیا تو نماز باطل۔

نماز کے چند واجبات: (i) تکبیر تحریمہ میں لفظ ”اللہ اکبر“ ادا کرنا۔

(ii) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں جب کہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں الحمد شریف پڑھنا۔

(iii) فاتحہ کے ساتھ کسی سورت کا ملانا۔

(iv) جہری نماز میں جہری اور سرّی نماز میں سرّی قرأت کرنا۔

(v) تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ میں کم از کم ایک بار "سُبْحَانَ الله" کہنے کی مقدار ٹھہرنا۔ (vi) پہلا قعدہ۔ (vii) قومہ (یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا)۔

(viii) جلسہ (دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا)۔ (ix) دونوں قعدوں میں التحیات پڑھنا۔

(x) لفظ سلام کے ساتھ نماز ختم کرنا۔ (xi) وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(xii) عیدین کی چھ زائد تکبیریں۔

سجدۂ سہو: 1- اگر کوئی فرض چھوٹ گیا تو نماز نہیں ہوگی۔

2- اگر کسی فرض یا واجب کی ادائی میں کچھ تاخیر ہو جائے یا کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کر لینے سے نماز صحیح ہو جائے گی۔

3- اگر امام سجدہ سہو ادا کرنے کے لیے سلام پھیرے تو جس مقتدی کی کوئی رکعت چھوٹ گئی ہے وہ امام کے ساتھ سلام نہیں پھیرے گا صرف دو سجدے ادا کرے گا۔

سجدۂ سہو کا طریقہ: قعدۂ آخیرہ میں تشہد کے بعد ایک طرف سلام پھیر کے دو سجدے کریں، پھر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دیں۔

1- حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ كُلِّ سَهْوٍ سَجْدَتَانِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ۔

(ترجمہ) ”میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ ہر سہو میں سلام کے بعد دو سجدے ہیں۔“ (ابوداؤد:1038، ابن ماجہ:1219)

نماز کی چند سنتیں: 1- تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کو کانوں کی لَو تک اُٹھانا۔

2- دائیں ہاتھ سے بائیں ہاتھ کو پکڑ کر ناف کے نیچے باندھنا (عورت سینے پر ہاتھ باندھے)۔

3- ثنا یعنی سبحان اللہ پڑھنا۔ 4- آمین آہستہ کہنا۔

5- رکوع اور سجود ادا کرتے وقت اور سجدے سے اُٹھتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

6- رکوع و سجود کی تسبیحات کو تین تین مرتبہ پڑھنا۔

7- آخری قعدہ میں تشہد (تَشَهُّد) کے بعد درود پڑھنا۔

8- آخری قعدہ میں درود کے بعد دعا مانگنا۔ 9- تشہد (تَشَهُّد) میں شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنا۔

10- سجدہ میں دونوں پاؤں کی دسوں انگلیوں کا پیٹ زمین پر اس طرح لگانا کہ تمام انگلیاں قبلہ رُخ ہوں۔

نماز کے چند مستحبات (مُسْتَحَبَّات): 1- حالتِ قیام میں سجدہ کی جگہ پر نظر رکھنا۔

2-رکوع میں پشت قدم پر نظر رکھنا۔ 3- قعدہ میں گود پر نظر رکھنا۔

4-جمائی تو جہاں تک ممکن ہو،اسے روکنا۔

5-جب مکبر "حی علی الفلاح" کہے تو امام ومقتدی کا کھڑا ہونا۔

نماز کے چند مکروہاتِ تحریمی: 1- کپڑے، ڈاڑھی وغیرہ سے کھیلنا۔

2-رکوع وسجدہ کرتے وقت کپڑوں کو سمیٹنا۔

3-آستینیں آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہوں اور نماز ادا کرنا۔

4-ٹخنے ننگے کرنے کے لیے شلوار کو اڑسنا یا پینٹ کے پائنچوں کو لپیٹنا۔

5-رفع حاجت کا غلبہ ہو تو اس صورت میں نماز پڑھنا۔

6-مرد کا سجدے میں کلائیوں کو بچھانا۔ 7-بے ضرورت کھنکھارنا یا جان بوجھ کر جمائی لینا۔

8-جن کپڑوں پر جان دار اشیا کی تصویر ہو انھیں پہن کر نماز پڑھنا۔

9-ایسی حالت میں نماز پڑھنا کہ کسی جان دار کی تصویر سر پر معلق ہو، یا بالکل سامنے ہو۔

10-قبر کا سامنے ہونا کہ نمازی وقبر کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔

نماز کے مفسدات: 1-نماز میں سلام کا جواب دینا۔ 2-درد کی وجہ سے آہ، اوہ، یا اُف کرنا۔

3-درد یا تکلیف کی وجہ سے آواز کے ساتھ رونا۔ 4-دیکھ کر قرآن مجید پڑھنا۔

5- کسی کی چھینک کا جواب دینا۔ 6-نماز کے دوران اگر وضو ٹوٹ جائے۔

مختصر طریقۂ نماز: سب سے پہلے انسان نماز کی تمام شرائط کی تکمیل کے بعد وضو کرے، قبلہ رُخ کھڑا ہو کر نیت کرے، ہاتھوں کو تکبیر پڑھتا ہوا اُٹھائے حتیٰ کہ انگلیاں کانوں کی لو کے متوازی ہو جائیں، پھر ناف کے نیچے ہاتھ باندھیں کہ دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے اوپر ہو، اپنی نگاہیں سجدے کی جگہ پر رکھے، پہلے ثنا پڑھے پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پھر سورۃ فاتحہ پڑھے اور اس کے ساتھ کوئی سورت ملائے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا رکوع میں چلا جائے، دورانِ رکوع کمر بالکل سیدھی

رکھے، رکوع کی تسبیحات (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم) کم از کم تین مرتبہ پڑھ کر "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہ" کہہ کر سیدھا کھڑا ہو جائے۔ پھر "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْد" کہے اور کچھ دیر توقف کرے پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اس طرح سجدہ کرے کہ پہلے زمین پر ہاتھ اور پھر گھٹنے رکھے، سجدے میں سات اعضا یعنی دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، دونوں گھٹنے اور چہرہ (پیشانی اور ناک) زمین پر لگے ہوں، سجدے میں پاؤں کی انگلیاں بھی قبلہ رُخ ہوں، کہنیاں زمین سے بلند اور پہلوؤں اور رانوں سے الگ رہیں (بالخصوص مردوں کے لیے)، سجدے کی تسبیحات (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى) کم از کم تین مرتبہ پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے اپنا بایاں پاؤں بچھا کر اور دایاں اس طرح کھڑا ہو کہ انگلیاں قبلہ رُخ ہوں، اطمینان سے بائیں پاؤں پر بیٹھ جائیں، کچھ دیر توقف کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر پھر دوسرا سجدہ کریں، دوسرا سجدہ کرنے کے بعد سیدھا کھڑا ہو جائے اور پھر دوسری رکعت اسی طرح ادا کی جائے، دوسری رکعت کے دوسرے سجدے کے بعد اس طرح بیٹھے جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھا تھا اور التحیات پڑھے، تیسری اور چوتھی رکعت بھی پہلی دو رکعتوں کی طرح ادا کرے لیکن ان میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت نہ ملائے۔ آخری تشہد میں تشہد پڑھنے کے بعد درودِ ابراہیمی اور مسنون دعا پڑھنے کے بعد دونوں طرف سلام پھیر دے۔ یاد رہے کہ سنن ونوافل میں تیسری و چوتھی رکعت میں فاتحہ کے بعد ایک سورت ملائی جائے گی۔

ثنا: سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ

اے اللہ تعالیٰ! تو پاک ہے، اور میں تیری حمد کرتا ہوں، تیرا نام برکت والا ہے اور تیری عظمت بلند ہے

وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ ط (ابوداؤد:776، ابن ماجہ:806، ترمذی:33)

اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

تعوذ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط

میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں شیطان مردود سے۔

تسمیہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝

اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحمت والا۔

سورۃ فاتحہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ

(ترجمہ کنزالایمان) سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا۔ بہت مہربان رحمت والا۔ روزِ جزاء

يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ

کا مالک۔ ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں۔ ہم کو سیدھا راستا

الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ

چلا، راستا ان کا جن پر تُو نے احسان کیا، نہ ان کا جن پر غضب ہوا

عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝ آمِيْنَ ۝

اور نہ بہکے ہوؤں کا۔ آمین۔

سورۃ اِخلاص: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ

تم فرماؤ وہ اللہ ہے وہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ اس کی کوئی اولاد ہے

يُوْلَدْ ۝ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝

نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔

تسبیحِ رکوع: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ط

پاک ہے میرا رب عظمت والا۔

تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ" کہے۔ (ابوداؤد:886، ابن ماجہ:890، ترمذی ص35)

تسمیع: سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

اللہ تعالیٰ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔ (ابوداؤد:826، ابن ماجہ:890، ترمذی ص36)

تحمید: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

اے ہمارے پروردگار! سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔

(بخاری:789، مسلم:912، نسائی:1059)

سجدہ کی تسبیح: سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ط

پاک ہے میرا رب بہت بلند۔ (ابوداؤد:886، ابن ماجہ:890، ترمذی ص35)

تشہد: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ

تمام قولی، فعلی اور مالی عبادتیں اللہ تعالیٰ ہی کے لیے ہیں، اے نبی ﷺ! آپ پر

اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ

سلام ہو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں، سلام ہو ہم پر اور اللہ تعالیٰ کے

اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا

نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت

عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(بخاری:831، مسلم:895، ابوداؤد:968، ترمذی ص38، نسائی:1158، ابن ماجہ:899، دارقطنی:1312)

درود شریف: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اے اللہ جل جلالہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر درود بھیج جس طرح تُو نے حضرت

صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر درود بھیجا، بے شک تُو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى

اے اللہ جل جلالہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پر برکت نازل فرما جیسے تُو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام

اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

اور آپ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی، بے شک تُو سراہا ہوا بزرگ ہے۔

(بخاری:3370، السنن الکبریٰ للبیہقی ج2 ص148، رقم:2970)

اوقاتِ نماز

نمازِ فجر کا وقت: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک فجر کی ابتدا طلوعِ فجر سے ہے اور اس کا آخری وقت طلوعِ آفتاب تک ہے۔

(ترمذی ص22' مسند احمد ج2 ص232' رقم:7172' شعیب ارنؤوط نے کہا: اس کی اسناد صحیح ہیں)

نمازِ فجر کا مستحب وقت: جب صبح خوب روشن ہو جائے۔ (ترمذی ص 22' ابوداؤد: 424' نسائی:544' مسند احمد ج3 ص465 رقم:15857' ابن ماجہ:672' سنن دارمی ج1 ص300 رقم:1217)

نمازِ ظہر کا وقت: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کا وقت اس وقت ہے جب سورج ڈھل جائے اور انسان کا سایہ اس کے قد کے برابر ہو جائے حتیٰ کہ عصر کا وقت آ جائے۔ (مسلم:1387' مسند احمد ج2 ص210 رقم:6966)

نمازِ ظہر کا مستحب وقت: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب گرمی کی شدت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت میں پڑھا کرو کیوں کہ گرمی کی شدت جہنم کے سانس کی وجہ سے ہے۔

(بخاری: 533' مسلم: 1401' ابوداؤد: 402' نسائی: 496' ابن ماجہ: 677' ابن خزیمہ:329' صحیح ابن حبان:1504)

نمازِ عصر کا وقت: (i) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ پس مؤذن نے ظہر کی اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈے وقت میں۔ اس نے پھر اذان دینے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ٹھنڈے وقت میں۔ حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ (بخاری:539' ابوداؤد:401' ترمذی ص23' صحیح ابن خزیمہ:394' صحیح ابن حبان:1507' مسند احمد ج5 ص155 رقم:21413' مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص286 رقم:3282' السنن الکبریٰ للبیہقی ج1 ص439 رقم:2144)

وجہِ استدلال: اس حدیث میں یہ تصریح ہے کہ ٹیلوں کے (ایک مثل) سائے کے بعد ظہر کی اذان دی گئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ عصر کا وقت ایک مثل سایہ نہیں' بل کہ دو مثل سایہ ہے۔

اس مؤقف پر ایک موقوف حدیث بھی ملاحظہ فرمائیں:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عصر اس وقت پڑھو جب تمھارا سایہ تمھارے

دو مثل ہو جائے۔ (مؤطا امام مالک:9)

نمازِ عصر کا مستحب وقت: نبی کریم ﷺ عصر کی نماز کو تاخیر سے ادا فرماتے جب تک کہ سورج سفید اور صاف رہتا۔ (ابوداؤد:408)

نمازِ مغرب کا وقت: بے شک نبی کریم ﷺ نمازِ مغرب اس وقت پڑھتے جب سورج غروب ہو جاتا اور پردے میں چھپ جاتا۔

(مسلم: 1438' بخاری: 561' ابوداؤد: 417' ابن ماجہ: 688' ترمذی ص 23' ابن حبان:1521' دارمی:1209' السنن الکبریٰ:1797' معجم کبیر:6289)

نمازِ مغرب کا مستحب وقت: ستارے نکلنے سے پہلے۔ (ابوداؤد:418' ابن ماجہ:689)

نمازِ عشا کا وقت: جب شفق غائب ہو جائے۔

(ترمذی ص21' ابوداؤد:393' نسائی:509)

نمازِ عشا کا مستحب وقت: تہائی یا نصف رات۔

(ترمذی ص23' ابن ماجہ:691' مسند احمد:7406)

اوقاتِ مکروہہ: (1) طلوعِ آفتاب' زوال اور غروبِ آفتاب کے وقت۔

(ترمذی ص122' مسلم:1926' ابوداؤد:3192' ابن ماجہ:1519' نسائی:556)

(2) نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں جب تک سورج طلوع یا غروب نہ ہو جائے۔

(بخاری:586' مسلم:1920' نسائی:563' ابن ماجہ:1249)

اہم مسائل: (i) اگر فجر کی سنتیں رہ گئی ہیں تو وہ سورج نکلنے کے بعد پڑھے گا۔

(ترمذی ص:57)

(ii) نمازِ فجر اور نمازِ عصر کے بعد قضاء نماز ادا کی جا سکتی ہے۔ (ترمذی ص:25-26)

تعداد رکعات

نام	فرض سے پہلے غیر مؤکدہ سنتیں	فرض سے پہلے مؤکدہ سنتیں	فرض	فرض کے بعد مؤکدہ سنتیں	نفل	وتر	کل رکعتیں
فجر	–	2	2	–	–	–	4
ظہر	–	4	4	2	2	–	12
عصر	4	–	4	–	–	–	8
مغرب	–	–	3	2	2	–	7
عشاء	4	–	4	2	2وتروں سے پہلے 2وتروں کے بعد	3	17
جمعہ	–	4	2	4+2	2	–	14
ٹوٹل	8	10	19	12	10	3	62

سنت مؤکدہ کا ثبوت: حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص دن رات میں بارہ رکعتیں پڑھے گا' اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جائے گا' چار ظہر سے پہلے' دو ظہر کے بعد' دو مغرب کے بعد' دو عشاء کے بعد اور دو فجر سے پہلے۔ (ترمذی ص55)

مفصل (مفصّل) طریقہ نماز اور دیگر مسائل: نماز کے آغاز سے پہلے نجاست حقیقی یا حکمی سے پاکیزگی حاصل کرنا لازمی ہے۔

طہارت کی تعریف: طہارت سے مراد نجاستِ حقیقی (مثلاً پاخانہ وگندگی وغیرہ) یا نجاستِ حکمی (مثلاً حدث و بے وضو ہونے کی کیفیت) سے پاکیزگی حاصل کرنا ہے۔

طہارت کی اہمیت: (1) اللہ تعالیٰ کا ارشادِ گرامی ہے:

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ۔ (2-البقرہ:222)

(ترجمہ) ''بے شک اللہ پسند کرتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور پسند رکھتا ہے ستھروں کو۔''

(2) وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ (74-المدثر:4)

(ترجمہ) ''(اے نبی ﷺ!) اپنے کپڑوں کو پاک رکھیں۔''

(1) نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اَلطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِیْمَانِ ۔ (ترمذی ج2ص190)

(ترجمہ) ''طہارت نصف ایمان ہے۔''

(2) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ صَلٰوۃً اِلَّا بِطُهُوْرٍ ۔ (ابن ماجه: 271' نسائی: 139' ترمذی: 1' ابوداؤد: 59' مسلم: 534' صحیح ابن خزیمہ: 9)

(ترجمہ) ''اللہ تعالیٰ طہارت کے بغیر نماز قبول نہیں فرماتا۔''

قضائے حاجت واستنجا (اِسْتِنْجَا) کے آداب

بیت الخلا میں جانے سے قبل دعا: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلا میں داخل ہونے لگتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔

(ترجمہ) ''اے اللہ تعالیٰ! میں خبیث جنوں اور خبیث مادہ جنوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔''

(بخاری: 142' مسلم: 829' ابوداؤد: 4' ترمذی: 6' نسائی: 19' ابن ماجه: 298' ابن خزیمہ: 69)

قبلہ کی طرف منہ یا پشت نہ کرنا: حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا ۔

(ترجمہ) ''جب تم قضائے حاجت کے لیے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ کرو نہ پشت۔''

(بخاری:394' ترمذی:8' ابوداؤد:9' ابن ماجہ:318' نسائی:22' ابن خزیمہ:57)

دائیں ہاتھ سے استنجا (اِسْتِنْجَا) نہ کرے: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وَلَا يَسْتَنْجِيْ بِيَمِيْنِهٖ۔

(ترجمہ) ''اور کوئی اپنے دائیں ہاتھ سے استنجا نہ کرے۔''

(بخاری:154' مسلم:612' ابن ماجہ:310' ابن خزیمہ:68)

مقامات جہاں قضائے حاجت ممنوع ہے: (1) حضرت مُعاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةِ الْبَرَازَ فِي الْمَوَارِدِ وَقَارِعَةِ الطَّرِيْقِ وَالظِّلِّ۔

(ترجمہ) ''تین ایسی جگہوں (میں پیشاب کرنے) سے بچو جو لعنت کا باعث ہیں: (پانی کے) گھاٹوں، راستے کے درمیان اور سائے سے (بچو)۔''

(ابوداؤد:26' ابن ماجہ:328)

(2) حضرت عبداللہ بن سرجس (سَرْجِسْ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يُّبَالَ فِي الْجُحْرِ۔

(ترجمہ) ''بے شک نبی کریم ﷺ نے سوراخ میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا ہے۔'' (ابوداؤد:29' نسائی:34)

بیت الخلا سے نکلنے کی دعا: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلا سے خارج ہوتے تو فرماتے:

غُفْرَانَكَ۔ (ابوداؤد:30' ابن ماجہ:300' ترمذی:7)

(ترجمہ) ''اے اللہ! تیری بخشش مطلوب ہے۔''

وضو و طریقۂ وضو

(1) حضرت ابوسعید خُدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ۔

(ترجمہ) ''نماز کی کنجی، طہارت (وضو) ہے۔''

(ابوداؤد:61' ترمذی:3' ابن ماجہ:275)

(2) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا تُقْبَلُ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ اِذَا اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ۔

(ترجمہ) ''بے شک اللہ تعالیٰ تم میں سے بے وضو شخص کی نماز قبول نہیں فرماتا حتیٰ کہ وہ وضو نہ کر لے۔'' (بخاری:135' مسلم:330' ابوداؤد:60)

(3) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ خَرَجَتْ خَطَايَاهُ مِنْ جَسَدِهٖ حَتّٰى تَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ اَظْفَارِهٖ۔

(ترجمہ) ''جس نے وضو کیا اور اچھے طریقے سے وضو کیا تو اس کے جسم سے اس کے گناہ نکل جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔''

(مسلم:577)

نہایت اہم: اگر بے وضو شخص کا ہاتھ یا انگلی کا پورا یا ناخن یا بدن کا کوئی ٹکڑا جو وضو میں دھویا جاتا ہو، جان بوجھ کر یا بھول کر پانی سے بھری بالٹی، ٹب یا لوٹے وغیرہ میں پڑ جائے تو پانی مُسْتَعْمَلْ (یعنی استعمال شدہ) ہو گیا اور اب وہ وضو یا غسلِ جنابت کے لائق نہ رہا۔ پہلے کسی برتن یا ڈونگے وغیرہ سے پانی نکال کر ہاتھ دھو لیں اور پھر وہ ہاتھ بالٹی یا ٹب وغیرہ میں ڈال سکتے ہیں۔

فرائضِ وضو چار ہیں: 1- پیشانی سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے

کان کی لَو تک مکمل چہرہ دھونا۔ 2-ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔

3-چوتھائی سر کا مسح کرنا۔ 4-پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ط (5-المائدہ:6)

(ترجمہ) ”اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو اپنے چہروں کو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھولو اور اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں سمیت دھولو۔“

چند سنن وضو: 1-نیت کرنا

2- تسمیہ: (i) نماز میں بسم اللہ پڑھنا سنت ہے، فرض نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنَّهَا لَا تَتِمُّ صَلَاةُ اَحَدِكُمْ حَتّٰى يُسْبِغَ الْوُضُوْءَ كَمَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ: يَغْسِلُ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ وَيَمْسَحُ رَأْسَهٗ وَرِجْلَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ۔

(ترجمہ) ”تم میں سے کسی شخص کی نماز اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتی جب تک وہ اچھی طرح وضو نہ کرے جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے کہ چہرے کو اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوئے اور سر کا مسح کرے اور ٹخنوں سمیت اپنے پاؤں دھوئے۔“

(السنن الکبریٰ للبیہقی ج1 ص44 رقم:200، دارقطنی:315)

اگر بسم اللہ کا پڑھنا فرض ہوتا تو بسم اللہ کا ذکر بھی کیا جاتا۔

(ii) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص طہارت حاصل کرلے تو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کیوں کہ وہ اس کے پورے جسم کو پاک کردے گا اور جو شخص

اپنی طہارت میں اللہ تعالیٰ کا نام نہ لے گا تو اس کے جسم کا صرف وہی حصہ پاک ہوگا جس پر پانی گزرا۔ (السنن الکبریٰ ج:1 ص:44 رقم:203)

3- مسواک کرنا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر میری اُمت پر دشوار نہ گزرتا تو میں ان کو ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم فرماتا (یعنی اس کو واجب قرار دیتا)۔

(المعجم الاوسط للطبرانی:1238)

4-تین بار ہاتھ دھونا 5-تین مرتبہ کُلّی کرنا (روزہ نہ ہو تو غرغرہ کرنا)

6-تین مرتبہ ناک میں پانی چڑھانا (روزہ ہو تو ناک اچھی طرح صاف کرلیں، پانی اوپر نہ چڑھائیں)

7-اعضائے وضو کو تین مرتبہ دھونا 8-دائیں اعضاء کو پہلے دھونا

9-ڈاڑھی ہو تو (احرام میں نہ ہونے کی صورت میں) اس کا خلال کرنا 10- گردن کا مسح کرنا

☆ حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ سے مروی ایک مرفوع حدیث میں آتا ہے: ”مَسَحَ رَقَبَتَهٗ“ یعنی آپ ﷺ نے اپنی گردن کا مسح فرمایا۔

(کشف الاستار للبزار ج1 ص140، طبرانی کبیر ج:22 ص:49 رقم:17969)

وضو کے چند مستحبات: 1-قبلہ رُو ہونا 2-اونچی جگہ پر ہونا

3-بیٹھ کر وضو کرنا 4-سیدھے ہاتھ سے کُلّی کرنا اور ناک میں پانی چڑھانا

5-اُلٹے ہاتھ سے ناک صاف کرنا

وضو کو توڑنے والے چند عوامل: 1-خون یا پیپ کہیں سے نکل کر بہنا

2-سرنج کے ذریعے مثلاً ٹیسٹ کے لیے خون نکلوانے سے

3-آنکھ کی بیماری کے سبب جو آنسو بہے 4-ہوا خارج ہونے سے

5-رَفعِ حاجت سے 6-منہ بھر قے آنے سے

7-رُکوع و سجود والی نماز میں بالغ کے قہقہہ (قَهْقَهَه) لگانے سے جب آس پاس والوں نے سنا

8-بے ہوشی سے 9- سوجانے سے (اس میں چند صورتیں مستثنیٰ ہیں)

وضو نہیں ٹوٹتا: 1- سوئی کی نوک یا چاقو کا کنارہ لگا اور خون اُبھرا لیکن بہا نہیں

2- سیب وغیرہ کاٹا اور اس پر خون کا اثر ظاہر ہوا

3- ناک میں انگلی ڈالی اور اس پر خون کی سرخی آ گئی

4- اپنا یا کسی غیر کا ستر دیکھنے سے　　5- کپڑے بدلنے سے

6- نماز کے دوران رکوع یا سجود میں سو جانے سے　　7- شرم گاہ کو چھونے سے

حضرت طَلْق بن علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا:

اس شخص کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے جس نے وضو کرنے کے بعد اپنے آلۂ تناسل کو چھو لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

هَلْ هُوَ اِلَّا بَضْعَةٌ مِنْهُ۔

(ترجمہ) ”وہ تو صرف اس کے جسم کا ایک ٹکڑا ہے۔“

(ابوداؤد:182، ترمذی:85، نسائی:165، ابن ماجہ:483، دار قطنی:536)

وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھنا: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ رَفَعَ بَصَرَهٗ اِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ۔

(ترجمہ) ”جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر اس کے بعد آسمان کی طرف نظر اُٹھائی اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ وہ

جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔“

(مسند ابی یعلیٰ:250، دارمی:196، نسائی:92، ابوداؤد:169، مسلم:576)

غُسل کو فرض کرنے والے عناصر: 1- شہوت سے انزال ہونا

2- خلوتِ صحیحہ کے بعد اگرچہ انزال ہو یا نہ ہو۔ (مسلم:781)

3- احتلام کے بعد اگر تری موجود ہو۔ (بخاری:282)

4- حیض کے بعد۔ (بخاری:306)

5- نفاس کے بعد۔ (ابوداؤد:1743)

غسل کے فرائض: 1- غرغرہ کرنا (حلق کی جڑ تک منہ کا اندرونی حصہ دھلنا چاہیے)

2- ناک میں پانی چڑھانا (سخت ہڈی کے شروع تک دھوئیں اور سوکھی رینٹھ کو چھڑائیں)

3- تمام ظاہر بدن پر پانی بہانا۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے: ”ہر بال کے نیچے ناپاکی (پہنچ) جاتی ہے، لہٰذا تم بالوں کو گیلا کرو اور جلد کو صاف کیا کرو۔“

(ترمذی ص:16، ابوداؤد:248)

غسل کی چند سنتیں: 1- نیت　　2- استنجا (اِسْتِنْجَا) کرنا

3- ظاہری نجاست کا دھونا　　4- وضو کرنا

5- سارے جسم پر تین مرتبہ پانی بہانا

طریقۂ غسل: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں:

اَدْنَيْتُ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ غُسْلَهٗ مِنَ الْجَنَابَةِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ ثُمَّ اَفْرَغَ بِهٖ عَلٰى فَرْجِهٖ وَغَسَلَهٗ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ ضَرَبَ بِشِمَالِهِ الْاَرْضَ فَدَلَكَهَا دَلْكًا شَدِيْدًا ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَهٗ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اَفْرَغَ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلَاثَ حَفَنَاتٍ مِلْءَ

كَفِّهٖ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهٖ ثُمَّ تَنَحّٰى عَنْ مَقَامِهٖ ذٰلِكَ فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ اَتَيْتُهُ بِالْمِنْدِيْلِ فَرَدَّهٗ.

(ترجمہ)"میں نے رسول اللہ ﷺ کے غسل جنابت کے لیے پانی رکھا' پہلے آپ ﷺ نے دونوں ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھویا' پھر برتن میں ہاتھ ڈالا اور پانی لے کر بائیں ہاتھ سے استنجا فرمایا' پھر بائیں ہاتھ کو زمین پر رگڑ کر خوب صاف کیا پھر مکمل وضو کیا جیسا کہ نماز کے لیے فرماتے' پھر دونوں ہاتھوں سے چلّو بھر کر تین مرتبہ سر پر پانی ڈالا' پھر تمام بدن مبارک دھویا' پھر اس جگہ سے ہٹ کر دوسری جگہ جا کر پیروں کو دھویا' پھر میں آپ ﷺ کے لیے تولیہ لے کر آئی لیکن آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا۔"

(مسلم:720' بخاری:281' ابوداؤد:245' نسائی:253' ابن ماجہ:573)

چند مسنون غسل: 1- جمعہ کے دن

(ابوداؤد:3554' ترمذی ص65' نسائی:1376' ابن خزیمہ:1757)

2- عیدین کے لیے (ابن ماجہ:1315)

3- احرام باندھنے کے لیے (ترمذی ص:102)

تیمم (تَيَمُّمْ) کا بیان

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰٓى اَوْ عَلٰى سَفَرٍ اَوْ جَآءَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ اَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ ؕ (5-المائدہ:6)

(ترجمہ)"اور اگر تم مریض ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آئے یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو' پس پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو' پس اس

سے اپنے چہروں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔"

تیمم کی ایک شرط: تیمم کی ایک ہی شرط ہے: نیت۔ تیمم کی اصل "اَلْاَمّ" ہے' اس کا معنیٰ قصد کرنا ہے۔

قرآن مجید میں امر (یعنی حکم) ہے: "فَتَيَمَّمُوْا" لہٰذا نیت شرط قرار پائی۔

فرض: تیمم کے دو فرض ہیں: (۱) پاک مٹی پر ہاتھ مار کر چہرے پر مسح کرنا (۲) دوسری بار پاک مٹی پر ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت مسح کیا جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلتَّيَمُّمُ ضَرْبَتَانِ ضَرْبَةٌ لِّلْوَجْهِ وَضَرْبَةٌ لِّلْيَدَيْنِ اِلَى الْمِرْفَقَيْنِ.

(ترجمہ)"تیمم دو ضربیں ہیں' ایک ضرب چہرے کے لیے اور ایک ضرب کہنیوں سمیت ہاتھوں کے لیے۔" (دارقطنی:674-675)

تیمم کے چند مسائل کتب فقہ سے: 1- ریت' چونا' پتھر' اینٹ' چینی یا مٹی کے برتن' چونے' مٹی یا اینٹوں کی دیوار سے بھی تیمم جائز ہے مگر اس پر آئل پینٹ نہ ہو۔

2- اگر یہ گمان ہو کہ پانی تلاش کرنے میں ٹرین چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز ہے۔

3- وقت اتنا تنگ ہے کہ وضو یا غسل کرے گا تو نماز قضا ہو جائے گی تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے پھر وضو یا غسل کر کے نماز کا اعادہ کرنا لازم ہے۔

کانوں تک ہاتھ اُٹھانا: 1- حضرت بَرَاء بن عازِب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى قَرِيْبٍ مِّنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ.

(ترجمہ)"جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع فرماتے تو اپنے ہاتھ مبارک اپنے کانوں کے قریب تک اُٹھاتے اور پھر رفع یدین نہ فرماتے۔" (ابوداؤد:749' دارقطنی:1113)

2-حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ كَبَّرَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى يُحَاذِيَ اِبْهَامَيْهِ اُذُنَيْهِ۔

(ترجمہ)"رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو تکبیر فرماتے اور پھر اپنے دونوں ہاتھ مبارک یہاں تک اُٹھاتے کہ آپ ﷺ کے انگوٹھے آپ ﷺ کے کانوں کے برابر ہو جاتے۔"(دارقطنی:1135)

اغیار کے گھر سے: (i) "فتاوٰی علمائے حدیث" میں ابوالوفا مولانا ثناء اللہ صاحب کی تشریح کچھ اس طرح منقول ہے:

"اہل حدیث کا مذہب ہے کہ نماز میں رکوع کرتے ہوئے اور اس سے سر اٹھاتے ہوئے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھانے مستحب ہیں۔"

(ج:3ص:153)

(ii) مولانا خالد گرجاکھی لکھتے ہیں:

"رفع یدین اس طرح کرنا چاہیے کہ ہاتھوں کی ہتھیلیاں قبلہ رُخ ہوں اور کندھوں کے برابر اونچی ہوں اور ہاتھ پھیلے ہوئے ہوں لیکن انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ہاتھوں کے انگوٹھے کانوں کی لو تک پہنچ جائیں۔"(صلوۃ النبی ﷺ، ص:153-152)

اہم نکات: (i) جن احادیث میں کندھوں کا ذکر ہے وہاں ہاتھوں کا ذکر ہے اور جہاں کانوں کا ذکر ہے وہاں اکثر انگوٹھوں کا۔ لہٰذا تمام احادیث میں تطبیق یہ ہے کہ ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ وہ کندھوں تک ہوں اور انگوٹھے کانوں کی لَو تک۔ لہٰذا ہمارا عمل دونوں طرح کی احادیث پر ہے۔

(ii) ہمارا مطالبہ ہے کہ کوئی ایسی صحیح، صریح، مرفوع، متصل، غیر مجروح حدیث دکھائیں

جس میں یہ ہو کہ حضور ﷺ اپنے انگوٹھے کندھوں تک اُٹھاتے تھے۔

عورتیں کندھوں تک ہاتھ اُٹھائیں: 1-حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

يَا وَائِلَ ابْنَ حُجْرٍ اِذَا صَلَّيْتَ فَاجْعَلْ يَدَيْكَ حَذَاءَ اُذُنَيْكَ وَالْمَرْاَةُ تَجْعَلُ يَدَيْهَا حَذَاءَ ثَدْيَيْهَا۔

(ترجمہ)"اے وائل بن حجر! جب تم نماز پڑھو تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کے برابر تک اُٹھا اور عورت اپنے ہاتھ اپنے سینے کے برابر اُٹھائے۔"

(المعجم الکبیر ج22ص19 رقم:17879، مجمع الزوائد ج2ص122 رقم:2594، جامع الاحادیث للسیوطی ج23ص439 رقم:26377)

2-حضرت اُم درداء رضی اللہ عنہا کے متعلق روایت ہے:

تَرْفَعُ كَفَّيْهَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهَا حِيْنَ تَفْتَتِحُ الصَّلَاةَ۔

(ترجمہ)"جب آپ نماز شروع فرماتیں تو آپ رضی اللہ عنہا اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیاں اپنے کندھوں کے برابر اُٹھاتیں۔"(مصنف ابن ابی شیبہ:2470)

نماز میں ہاتھ باندھنا: 1-حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَلسُّنَّةُ وَضْعُ الْكَفِّ عَلَى الْكَفِّ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(ترجمہ)"نماز میں ناف کے نیچے ہتھیلی پر ہتھیلی رکھنا سنت ہے۔"(سنن الکبریٰ:2435)

2-حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَضَعَ يَمِيْنَهٗ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلَاةِ تَحْتَ السُّرَّةِ۔

(ترجمہ)"میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے نماز کے اندر اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھا۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ ج11ص343، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، الریاض)

مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے تحت السرۃ کے الفاظ: (1) علامہ وحید الزماں غیر مقلد لکھتے ہیں:

''اور ابن ابی شیبہ نے وائل بن حجر سے مرفوعاً ''تحت السرہ'' نقل کیا ہے۔''

(موطا امام مالک مترجم، ص:137)

(2) غیر مقلد علامہ عبد الرؤف بن عبد المنان سندھو نے لکھا ہے:

''مصنف ابن ابی شیبہ کے کسی نسخہ میں حدیث وائل کے ایک طریق میں ''تحت السرۃ'' کے الفاظ ہیں اور اس کی سند صحیح ہے۔ اس حدیث سے بعض احناف نے زیر ناف ہاتھ باندھنے پر دلیل لی ہے۔'' (القول المقبول:342-341)

عورتیں ہاتھ کہاں باندھیں: 1- عورتیں اپنے ہاتھ اپنے سینہ پر باندھیں گی۔ اس مسئلہ میں غیر مقلدین اور احناف کے مابین کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں، لہٰذا یہ مسئلہ دلیل کا محتاج نہیں۔

2- خواتین کی نماز کے متعلق مختلف پہلوؤں میں نبی کریم ﷺ نے اس کیفیت یا انداز کا حکم دیا جس میں عورتوں کے لیے پردہ زیادہ ہو اور ان کی نسوانیت کا خیال ہو۔ لہٰذا اس سے بھی دلالۃ النص سے ثابت ہوا کہ عورتیں سینہ پر ہاتھ باندھیں کیوں کہ اس میں پردہ زیادہ ہے۔

3- حضرت عطا (تابعی) فرماتے ہیں:

تَجْمَعُ الْمَرْأَةُ يَدَيْهَا فِيْ قِيَامِهَا مَا اسْتَطَاعَتْ.

(ترجمہ)''عورت اپنے قیام میں اپنے ہاتھوں کو جتنا سکیڑ سکتی ہو اتنا سکیڑ لے۔''

(مصنف عبد الرزاق ج:3 ص:137 رقم:5067)

اب عورت اگر ہاتھوں کو سکیڑ لے گی تو وہ خود بخود سینے تک آجائیں گے اور اگر انھیں ڈھیلا چھوڑے گی تو وہ ناف پر آئیں گے جس میں خواتین کے لیے پردہ نہیں۔

4- مولانا عبد الحی لکھنوی ممدوح فریق مخالف لکھتے ہیں:

اِمَّا فِيْ حَقِّ النِّسَاءِ فَاتَّفَقُوْا عَلٰى اَنَّ السُّنَّةَ لَهُنَّ وَضْعُ الْيَدَيْنِ

عَلَى الصَّدْرِ.

(ترجمہ)''عورتوں کے حق میں سب کا اتفاق ہے کہ ان کے لیے سنت سینے پر ہاتھ باندھنا ہے۔'' (السعایہ ج:2 ص:156)

3- ابو مجلز (مِجْلَز) (تابعی) سے پوچھا گیا کہ ہاتھ کیسے باندھے جائیں؟ تو آپ نے فرمایا:

يَضَعُ بَاطِنَ كَفِّ يَمِيْنِهٖ عَلٰى ظَاهِرِ كَفِّ شِمَالِهٖ وَيَجْعَلُهُمَا اَسْفَلَ مِنَ السُّرَّةِ.

(ترجمہ)''دائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اندر کو بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کے اوپر کے حصے پر رکھے اور دونوں ہاتھ ناف کے نیچے باندھے۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1 ص343 رقم:3942)

دو مطالبے: 1- کسی ایک صحیح، صریح، مرفوع حدیث سے ثابت کریں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں خود اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ باندھے، یا آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا۔

2- کسی ایک صحیح، صریح، مرفوع حدیث سے ثابت کریں کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں دایاں ہاتھ بائیں کہنی پر رکھا۔

ثنا: ہاتھ باندھنے کے بعد ثنا پڑھی جائے۔ امام و مقتدی دونوں ثنا پڑھیں گے۔

تعوذ و تسمیہ: تعوذ و تسمیہ، امام اور تنہا نماز پڑھنے والا پڑھے گا لیکن مقتدی تعوذ اور تسمیہ نہیں پڑھیں گے کیوں کہ مقتدی پر قرأت نہیں۔

قرأت خلف الامام: جہری یا سرّی نماز میں جب نمازی امام کے پیچھے نماز ادا کر رہا ہو تو وہ امام کے پیچھے قرأت نہیں کرے گا بل کہ خاموش رہے گا۔

1- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا قَرَاَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ فَقُوْلُوْا اٰمِيْنَ.

(ترجمہ) ''امام اس لیے مقرر کیا جاتا ہے کہ اس کی اقتدا کی جائے تو جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قرأت کرے تو تم خاموش رہو اور جب وہ کہے: "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" تو تم کہو: آمین۔''

(ابن ماجہ:846، نسائی:917، السنن الکبرٰی للبیہقی ج2ص156 رقم:3006، مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص331 رقم:3799، دارقطنی:1230)

اس حدیث کے آخری حصہ سے بھی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام قرأت کرے گا اور مقتدی سنے گا۔ اس لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب امام "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کہے ورنہ آپ ﷺ فرماتے: جب تم "غیر المغضوب علیھم ولا الضالین" کہو تو آمین کہو۔ فافھم!

2۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ لَهُ إِمَامٌ فَقِرَاءَةُ الْإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ۔

(ترجمہ) ''جس کا امام ہو تو امام کی قراءت اس کی قراءت ہے۔''

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص330 رقم:3779، السنن الکبرٰی للبیہقی ج2ص150 رقم:3011، دارقطنی:1223، مسند احمد بن حنبل ج3ص339 رقم:14684)

آمین آہستہ کہنا: حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

إِنَّهُ صَلَّى مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ قَالَ آمِين وَأَخْفَى بِهَا صَوْتَهُ۔

(ترجمہ) ''انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور جب آپ ﷺ نے "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ" پڑھا تو آمین کہی اور اپنی آواز کو پوشیدہ رکھا۔''

(ترمذی ص34، دارقطنی:1256، مستدرک ج2ص253 رقم:2913، السنن الکبرٰی للبیہقی ج2ص57 رقم:2547، طبرانی کبیر ج22ص9 رقم:17854، مسند احمد ج4ص316 رقم:18863)

دو مطالبات: 1۔ مخالفین احناف نمازوں کی صرف چھ رکعتوں (فجر:2، مغرب:2، عشاء:2) میں بلند آواز سے آمین کہتے ہیں، ہمارا مطالبہ ہے کہ کوئی ایک صحیح، صریح، مرفوع، غیر مجروح حدیث سے ثابت کریں کہ 6 رکعتوں میں آمین بلند آواز سے جب کہ باقی گیارہ رکعتوں میں آہستہ آواز سے کہنی چاہیے۔

2۔ مقتدی اس وقت امام کی اتباع کرتا ہے جب امام "غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ" تک پہنچتا ہے اور مقتدی ابھی "الرحمٰن الرحیم" تک۔ اب مقتدی کب بلند آواز سے آمین کہے گا۔ "الرحمٰن الرحیم" کی تلاوت کر کے درمیان قرأت یا اپنی فاتحہ پوری کر کے امام کسی سورت کی تلاوت کر رہا ہو تو یہ بلند آواز سے آمین کہے گا۔ دونوں صورتوں کے لیے کوئی ایک صحیح، صریح، مرفوع، غیر مجروح حدیث پیش کریں۔

ترک رفع الیدین: (i) رکوع جاتے وقت، رکوع سے اُٹھتے وقت اور تیسری رکعت کی ابتدا میں رفع یدین ابتدا میں ہوتا تھا لیکن آخر میں نبی کریم ﷺ نے اسے ترک فرما دیا۔

(ii) تکبیر تحریمہ کے وقت رفع الیدین کرنا اختلافی مسئلہ نہیں۔

(iii) رفع الیدین تاخیر سے ترک ہوا۔

1۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

أَلَا أُصَلِّيْ بِكُمْ صَلَاةَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَلَمْ يَرْفَعْ يَدَيْهِ إِلَّا مَرَّةً وَاحِدَةً۔

(ترجمہ) ''کیا میں تمھیں رسول اللہ ﷺ کی نماز نہ پڑھاؤں؟ پس آپ ﷺ نے سوائے ایک مرتبہ کے رفع یدین نہیں فرمایا۔''

(نسائی:1054، ترمذی ص35، ابوداؤد:748، السنن الکبرٰی ج2ص78 رقم:2633، مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص213 رقم:2441)

2۔ حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ رَفَعَ يَدَيْهِ اِلٰى قَرِيْبٍ مِنْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُ۔

(ترجمہ) ''رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو کانوں کے قریب تک ہاتھ اُٹھاتے اور پھر دوبارہ ہاتھ نہ اُٹھاتے۔''

(ابوداؤد:749' دارقطنی:1116' السنن الکبزی للبیھقی ج2ص76 رقم:2630' مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص213 رقم:2440' مصنف عبدالرزاق ج2ص71 رقم:2531)

ہمارا مطالبہ: کوئی ایک صحیح' صریح' مرفوع' غیر مجروح حدیث پیش کریں جس سے یہ ثابت ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال باکمال تک رفع الیدین ترک نہیں فرمایا۔ دیدہ باید!

رکوع کا طریقہ: 1-حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا:

يَا بُنَيَّ اِذَا رَكَعْتَ فَضَعْ كَفَّيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ وَفَرِّجْ بَيْنَ اَصَابِعِكَ وَارْفَعْ يَدَيْكَ عَنْ جَنْبَيْكَ۔

(ترجمہ) ''اے ننھے بیٹے! جب تم رکوع کرو تو اپنے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر رکھو اور انگلیوں کو کشادہ کرو اور اپنے ہاتھوں کو اپنے پہلوؤں سے دور رکھو۔''

(المعجم الاوسط ج6ص124 رقم:5991' ترمذی ص35' مصنف عبدالرزاق ج2ص151 رقم:2859' ابن حبان:1884)

2- حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

وَكَانَ اِذَا رَكَعَ لَمْ يُشْخِصْ رَاْسَهٗ وَلَمْ يُصَوِّبْهُ وَلٰكِنْ بَيْنَ ذٰلِكَ۔

(ترجمہ) ''جب رسول اللہ ﷺ رکوع فرماتے تو (پشت کو بالکل سیدھا رکھتے) سر نیچا رکھتے نہ اوپر بلکہ ان دونوں کے درمیان کی کیفیت میں رکھتے۔''

(مسلم:1110' ابن ماجہ:869' ابوداؤد:783)

قومہ: رکوع ادا کرنے کے بعد سیدھا کھڑے ہونے کو قومہ کہتے ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ

لوگ رکوع کے بعد سیدھا کھڑے نہیں ہوتے اور فوراً سجدہ میں چلے جاتے ہیں۔ یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ تعدیل ارکان واجب ہے اور اس کے بغیر نماز دوبارہ ادا کرنا پڑے گی۔

1-رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا۔

(ترجمہ) ''پھر رکوع کرو حتیٰ کہ اطمینان سے رکوع کر لو پھر اپنا سر اُٹھاؤ حتیٰ کہ اعتدال (اطمینان) سے کھڑے ہو جاؤ۔''

(بخاری:793' مسلم:883' ابوداؤد:856' ابن ماجہ:1060)

سجدہ کرنے کا طریقہ: 1- پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدہ کریں۔

2- گھٹنے ہاتھوں سے پہلے رکھیں۔ (ترمذی ص36' صحیح ابن خزیمہ ج1ص319 رقم:626)

3- کہنیاں زمین سے اُٹھا کر رکھیں۔ (مسلم:1104)

4- چہرہ دونوں ہتھیلیوں کے درمیان ہو۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص233 رقم:2665)

5- سجدے کی حالت میں انگلیاں ملی ہوئی چاہئیں۔ (ابن حبان ج4ص193 رقم:1917)

6- سجدے میں پاؤں کی انگلیوں کے سرے قبلہ رُخ ہوں اور قدم کھڑے ہونے چاہئیں۔ (بخاری:828)

7- سجدے میں دونوں ہاتھ پہلوؤں سے دور ہوں۔ (ابوداؤد:730)

8- سجدے میں سات اعضا یعنی پیشانی (اور ناک)' دونوں ہاتھ' دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں (کی انگلیوں کے سرے) زمین پر لگنے چاہئیں۔ (مسلم:1085' بخاری:812)

عورتوں کا سجدہ: عورت سجدہ کے دوران اپنے جسم کو سکیڑے اور سمیٹے گی اور اپنے اعضا کو ایک دوسرے کے ساتھ ملائے گی۔

1- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جب عورت (نماز میں) سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملا دے

کیوں کہ یہ کیفیت اس کے جسم کو زیادہ چھپانے والی ہے اور بے شک اللہ تعالیٰ عورت کی اس حالت کو دیکھ کر فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! میں تمھیں اس بات پر گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اسے بخش دیا۔" (السنن الکبرٰی للبیہقی ج2ص 223 رقم:3324' جامع الاحادیث ج3ص43 رقم:1759' الکامل لابن عدی ج2ص214 رقم:399)

2- نبی کریم ﷺ عورتوں کو حکم دیتے کہ وہ سجدہ میں اپنے جسم کو پست رکھیں۔

(سنن الکبرٰی ج2ص222 رقم:3323)

3- یزید بن حبیب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ دو عورتوں کے پاس سے گزرے جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے جسم کے بعض حصہ کو زمین کے ساتھ ملاؤ کیوں کہ عورت سجدہ کرنے میں مرد کی طرح نہیں ہے۔

(مراسیل ابی داؤد:90' السنن الکبرٰی للبیہقی ج2ص223 رقم:3325' جامع الاحادیث ج3ص233 رقم:2110' التلخیص الحبیر ج1ص591 رقم:363' معرفۃ السنن والآثار ج3ص236 رقم:1056)

4- حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب عورت سجدہ کرے تو وہ سمٹے اور اپنی رانوں کو ملائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص241 رقم:2777' السنن الکبرٰی ج2ص222 رقم:3322' جامع الاحادیث ج29ص292 رقم:32186' مصنف عبدالرزاق ج3ص138 رقم:5072)

5- ابراہیم نخعی (تابعی) فرماتے ہیں کہ عورت سجدہ کرے تو اپنے پیٹ کو اپنی رانوں کے ساتھ ملائے اور اپنی سرین کو نہ اُٹھائے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص241 رقم:2779' سنن کبرٰی للبیہقی ج2ص462 باب:307)

جلسۂ استراحت (اِسْتِرَاحَت): پہلی اور تیسری رکعت کے سجدے کرنے کے بعد نہ بیٹھیں بل کہ سیدھے کھڑے ہو جائیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَسْبِغِ الْوُضُوءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَكَبِّرْ وَاقْرَأْ بِمَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ رَأْسَكَ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ وَتَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَسْتَوِيَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا۔

(ترجمہ) "تم نماز کا ارادہ کرو تو اچھی طرح وضو کرو، پھر قبلہ رُو ہو کر تکبیر تحریمہ کہو اور جتنا قرآن میسر آئے پڑھو اس کے بعد اطمینان سے رکوع کرو، پھر سر اُٹھا کر سیدھا کھڑے ہو جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اُٹھ کر اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر اطمینان سے سجدہ کرو پھر سجدے سے اُٹھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور اسی طرح ساری نماز پڑھو۔" (بخاری:6667' سنن کبرٰی ج2ص372 رقم:4113' مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص258 رقم:2958)

آپ ﷺ نے اپنے صحابی سے فرمایا کہ پہلی رکعت پڑھ کر سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔ اگر جلسۂ استراحت سنت ہوتا تو آپ ﷺ اس کی تلقین بھی فرماتے۔

2- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز میں اپنے دونوں قدموں کے سینے کے بل اُٹھتے (یعنی سجدوں سے اُٹھ کر بیٹھتے نہیں بل کہ سیدھے قیام کی طرح چلے جاتے)۔ (ترمذی ج1ص38)

3- حضرت عمر، حضرت علی، حضرت عبداللہ بن مسعود، حضرت ابن عمر، حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم بھی نماز میں اپنے قدموں کے سینے کے بل اُٹھتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص346 رقم:3978 تا 3985)

4- حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور متعدد صحابہ کرام پہلی اور تیسری رکعت کے سجود ادا کرنے کے بعد بیٹھتے نہ تھے بل کہ سیدھے کھڑے ہو جاتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 347 رقم: 3987,3989)

قعدہ: 1- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نماز کی سنت یہ ہے کہ آپ دائیں قدم کو کھڑا کریں اور اس کی انگلیوں کو قبلہ رُخ کرنا اور بائیں پاؤں پر بیٹھنا ہے۔

(نسائی: 1154)

2- تشہد پڑھتے ہوئے جب لفظ "لا" کہیں تو اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور درمیان والی انگلی کا حلقہ بنائیں اور لفظ "لا" پر شہادت والی انگلی اُٹھائیں اور "اِلَّا الله" پر رکھ دیں۔ حضرت وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا:

قَدْ حَلَّقَ الْاِبْهَامَ وَالْوُسْطٰى وَرَفَعَ الَّتِيْ تَلِيْهِمَا يَدْعُوْ بِهَا فِي التَّشَهُّدِ۔

(ترجمہ) "آپ ﷺ نے انگوٹھے اور درمیان والی انگلی سے حلقہ بنایا اور اس انگلی کو اُٹھایا جو ان دونوں سے ملی ہوئی ہے اور اس سے تشہد میں اشارہ کیا۔" (ابن ماجہ: 917)

3- حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اپنی انگلی سے اشارہ فرماتے اور اسے حرکت نہیں دیتے تھے۔ (ابوداؤد: 989)

اہم نکتہ: یاد رہے کہ تشہد میں نبی کریم ﷺ کو جو سلام حاضر کے صیغہ سے کیا جاتا ہے' یہ حکایت نہیں بل کہ یہ انشا کے طور پر پڑھا جائے گا۔ یعنی کسی واقعہ کی حکایت نہیں کہ آپ وہی الفاظ دُہرا رہے ہیں بل کہ نبی کریم ﷺ کا تصور کر کے آپ پر سلام پیش کیا جائے۔ تفصیل کے لیے "شرح مسلم" اور "تبیان القرآن" از علامہ سعیدی اور "یارسول اللہ کہنا" از مفتی محمد خان قادری کا مطالعہ فرمائیں۔

حیرت ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر سلام بہ طور حکایت پڑھا جائے' وہی

کہتے ہیں کہ آپ ﷺ کے وصال پاک کے بعد تشہد کے الفاظ سلام کو بدل دیا گیا۔ جب یہ حکایت تھی تو پھر الفاظ جن میں ندا تھی بدلنے کی کیا ضرورت پیش آئی۔ فافہم!

یاد رہے: (i) اگر آپ فرض نماز پڑھ رہے ہیں اور ان کی تعداد 2 سے زائد ہے تو تیسری رکعت میں ثنا' تعوذ اور سورت نہیں پڑھیں گے۔

(ii) اگر سنت' وتر یا نوافل ادا کر رہے ہیں تو تمام رکعت میں فاتحہ اور سورت ملائیں گے۔

(iii) اگر نوافل پڑھ رہے ہیں تو تیسری رکعت کی ابتدا پھر ثنا سے کی جائے گی۔

درود شریف اور دعا: آخری قعدہ میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھیں' پھر اس کے بعد قرآن و حدیث میں موجود جو دعا چاہیں' پڑھیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ اَعْجَبَهٗ اِلَيْهِ فَيَدْعُوْ۔

(ترجمہ) "پھر دعاؤں میں سے جو پسند کرے پڑھے۔" (بخاری: 835)

یعنی آپ "رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا" یا "رَبِّ اجْعَلْنِيْ" یا کوئی اور مسنون دعا پڑھ سکتے ہیں۔

سلام: پھر "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ" کہہ کر دونوں طرف سلام پھیر دیں' سلام کے بعد مختلف اذکار کیے جائیں۔ نبی کریم ﷺ کے زمانۂ اقدس میں صحابہ کرام فرض نمازوں کے بعد بلند آواز سے بھی ذکر فرماتے تھے۔ (بخاری: 841,842)

نماز کے بعد دعا: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ! کون سی دعا زیادہ قبول ہوتی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ۔

(ترمذی ج 2 ص 188)

(ترجمہ) "رات کے پچھلے حصے میں اور فرض نمازوں کے بعد کی دعا۔"

نماز وتر

وتر واجب ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا، اَلْوِتْرُ حَقٌّ فَمَنْ لَمْ یُوْتِرْ فَلَیْسَ مِنَّا۔

(ترجمہ) ”وتر حق ہے اور جو وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے اور جو وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے اور جو وتر ادا نہیں کرتا وہ ہم میں سے نہیں۔“

(ابوداؤد:1419)

وتر کی قضا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ نَامَ عَنْ وِتْرِہٖ اَوْ نَسِیَہٗ فَلْیُصَلِّہٖ اِذَا ذَکَرَہٗ۔

(ترجمہ) ”جو شخص وتر پڑھے بغیر سو جائے یا اسے وتر پڑھنا بھول جائے تو جب یاد آئے (یا بیدار ہو) تو اسے پڑھ لے۔“ (ابوداؤد:1431، ابن ماجہ:1188)

وتر تین رکعت: 1- حضرت ابی (اُبَی) بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ وتر تین رکعت پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں ”سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی“ پڑھتے، دوسری میں ”قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ“ اور تیسری میں ”قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ“ پڑھتے تھے۔

(نسائی:1695)

2- اسی مضمون کی روایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

(نسائی:1698)

دعائے قنوت (قُنُوت) رکوع سے پہلے: 1- حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَیَقْنُتُ قَبْلَ الرُّکُوْعِ۔

(ترجمہ) ”اور آپ ﷺ رکوع سے قبل قنوت (قُنُوت) پڑھتے تھے۔“

(نسائی:1695، ابن ماجہ:1182)

2- عاصم بن سلیمان احول (اَحْوَل) کہتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے قنوت کے بارے میں پوچھا، میں نے عرض کی: رکوع سے پہلے یا بعد؟ فرمایا: رکوع سے پہلے۔ میں نے عرض کیا کہ فلاں شخص کہتا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ رکوع کے بعد؟ تو آپ نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا ہے، رکوع کے بعد آپ ﷺ نے صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی۔

(بخاری:1002، مسلم:1547)

3- غیر مقلد مولانا مبشر ربانی نے بھی رکوع سے پہلے قنوت کو ثابت مانا۔

(احکام و مسائل ج1 ص288)

4- غیر مقلد علامہ عبدالرؤف نے بھی قنوت قبل الرکوع ہی ثابت مانی۔ (القول المقبول:592)

5- غیر مقلد حافظ عمران ایوب نے بھی یہی مؤقف لکھا ہے۔ (نماز کی کتاب:203)

دعائے قنوت: اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُكَ وَلَا نَکْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

(ترجمہ) ”اے اللہ تعالیٰ! ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے بخشش مانگتے ہیں اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں اور تیرا شکر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو جو تیری نافرمانی کرے۔ اے اللہ تعالیٰ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی

طرف دوڑتے اور خدمت کے لیے حاضر ہوتے ہیں اور تیری رحمت کے اُمیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں' بے شک تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے۔''

دعائے قنوت لفظی اختلاف کے ساتھ بالفاظِ متقاربہ بہت سے صحابہ کرام سے مروی ہے جن کو جمع کرنے سے دعا کی یہ صورت بنتی ہے۔

تفصیل کے لیے دیکھیں: (مصنف عبدالرزاق ج3ص116 رقم:4983' مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص95 رقم:6893' السنن الکبرٰی للبیہقی ج3ص210 رقم:3267-3269)

ہمارا مطالبہ: (i) کسی ایک صحیح' صریح' مرفوع' حدیث سے یہ ثابت کریں کہ نبی اکرم ﷺ نے نمازِ وتر میں رکوع کے بعد ہاتھ اُٹھا کر دعا مانگی یا آپ ﷺ نے اس کا حکم دیا۔

(ii) کسی ایک صحیح' صریح' مرفوع' حدیث سے ثابت کریں کہ نماز وتر میں رکوع کے بعد امام بلند آواز سے دعائے قنوت پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں۔

نمازِ جمعہ (جُمُعَةٌ): 1- جمعہ کی نماز فرضِ عین ہے۔ مریض' مسافر' عورت' بچے اور مجنوں اس حکم سے مستثنیٰ ہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا مَرِيْضٌ أَوْ مُسَافِرٌ أَوِ امْرَأَةٌ أَوْ صَبِيٌّ أَوْ مَمْلُوْكٌ. فَمَنِ اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ أَوْ تِجَارَةٍ اسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ.

(ترجمہ) ''جو شخص اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے اس پر جمعہ کے دن جمعہ فرض ہے' سوائے مریض' مسافر' عورت' بچے اور غلام کے۔ پس جو شخص کھیل کود اور تجارت میں مشغول رہ کر اس سے غافل رہا تو اللہ تعالیٰ اپنی توجہ (رحمت) اس سے ہٹا لے گا اور اللہ تعالیٰ بے نیاز اور تعریف کے قابل ہے۔''

(دار قطنی:1560' السنن الکبرٰی للبیہقی ج3ص184 رقم:5842)

2- جمعہ کے دن تیل لگانا' خوش بو لگانا سنت ہے۔ (بخاری:883)

3- جمعہ مسلمانوں کے لیے عید کا دن ہے۔ (ابن ماجہ:1088)

4- (i) جمعہ کے دو فرض ہیں۔ (نسائی:1916)

(ii) رسول اللہ ﷺ نمازِ جمعہ سے پہلے اور نمازِ جمعہ کے بعد چار رکعت پڑھتے تھے۔

(المعجم الاوسط ج4ص196 رقم:3959)

(iii) حضرت علی رضی اللہ عنہ نمازِ جمعہ کے بعد 6 رکعتوں کا حکم دیتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص464 رقم:5368)

(iv) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ بھی نمازِ جمعہ کے بعد 6 رکعت پڑھتے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص464 رقم:5371)

5- جمعہ کے دن دو خطبے ہیں۔ (ابوداؤد:1092' طبرانی کبیر ج12ص377 رقم:13396)

6- خطبہ کے وقت نماز و کلام ممنوع ہے۔

(i) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے جمعہ کے دن خطبہ کے دوران بات کی' وہ اس گدھے کی طرح ہے جس پر بوجھ لدا ہوا ور جو شخص اس سے کہے کہ خاموش رہ' اس کا جمعہ ہی نہیں۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج1ص458 رقم:5305)

(ii) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو اور امام منبر پر ہو تو امام کے فارغ ہونے تک نماز ہے نہ کلام۔

(جامع الاحادیث ج3ص114 رقم:1879' مجمع الزوائد ج2ص218 رقم:3120)

(iii) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم نے اپنے ساتھی سے' جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو' کہا: خاموش ہو جاؤ! تو تم نے لغو کام کیا۔ (بخاری:934)

7- دیہات میں جمعہ نہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے:

"جمعہ، تشریق (عیدین)، عیدالفطر، عیدالاضحیٰ شہر یا بڑے شہر کے بغیر نہیں ہو سکتے۔"

(مصنف ابن ابی شیبہ ج 1 ص 439 رقم:5059، مسند ابن الجعد ج 1 ص 438 رقم:2990، السنن الکبرٰی للبیہقی ج 3 ص 179 رقم:5823)

نمازِ مسافر: مسافر 15 دن کے قیام کی نیت سے سفرِ شرعی کے دوران جب اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائے تو چار رکعت فرض نماز آدھی ادا کرے گا۔

1- **سفرِ شرعی:** ساڑھے ستاون میل (تقریباً 98 کلومیٹر) ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ج 3 ص 690)

نوٹ: یہ حکم عورتوں کے سفر کے احکام والی احادیث سے مستنبط کیا گیا ہے۔

2- **مدتِ قیام:** 15 دن (ایضاً)

3- **قصر کا حکم:** قصر کرنا واجب ہے۔

(i) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ (قصر) صدقہ ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے تم پر صدقہ کیا، تم اُس کے صدقہ کو قبول کرلو۔ (مسلم:1571، ابوداؤد:1199، نسائی:1429، ابن ماجہ:1065، صحیح ابن خزیمہ:945، سنن کبرٰی للبیہقی ج 3 ص 140 رقم:5626)

رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا ہے، لہٰذا قصر کرنا واجب ٹھہرا۔

(ii) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: نماز دو رکعت فرض کی گئی، پھر جب نبی کریم ﷺ نے ہجرت فرمائی تو چار فرض کی گئیں، اور سفر کی نماز اسی پہلے فرض پر چھوڑی گئی۔ (بخاری:3935، مسلم:1568، ابوداؤد:1198)

فقہی مسائل: (i) سنت اور وتر میں قصر نہیں۔

(ii) مسافر مقیم کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار رکعت ہی پڑھے گا۔

(iii) مقیم اگر مسافر کے پیچھے نماز پڑھے گا تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنی دو رکعتیں پوری کرے گا مگر ان میں قرأت نہیں کرے گا بلکہ بہ قدر فاتحہ خاموش کھڑا رہے گا اور باقی نماز معمول کے مطابق ادا کرے گا۔

نمازِ تراویح: 1- نمازِ تراویح سنت مؤکدہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یقیناً اللہ تعالیٰ نے تم پر رمضان میں روزہ فرض قرار دیا ہے اور میں نے اس کے قیام کو سنت قرار دیا ہے۔

(نسائی:2206)

2- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان المبارک میں 20 رکعت نماز (تراویح) ادا فرماتے تھے۔

(السنن کبرٰی للبیہقی ج 2 ص 496 رقم:4799، تلخیص الحبیر ج 2 ص 53 رقم:540، مصنف ابن ابی شیبہ ج 2 ص 164 رقم:7692، طبرانی کبیر ج 11 ص 393 رقم:12102، مسند عبد بن حمید ج 1 ص 218 رقم:653، الکامل فی ضعفاء الرجال ج 1 ص 240)

3- حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

كَانُوْا يَقُوْمُوْنَ عَلٰى عَهْدِ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ بِعِشْرِيْنَ رَكْعَةً.

(ترجمہ) "حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں لوگ (یعنی صحابہ و تابعین) بیس رکعت تراویح پڑھتے تھے۔ (السنن الکبرٰی للبیہقی ج 2 ص 496 رقم:4801)

متعدد صحابہ کرام، ائمہ اربعہ اور متعدد محدثین اور کئی غیر مقلد علماء کا مؤقف 20 رکعت تراویح ہے۔ تفصیل کے لیے برادرِ طریقت، مناظرِ اسلام علامہ محمد کاشف اقبال رضوی کا رسالہ "20 تراویح" ملاحظہ فرمائیں۔

ہمارا مطالبہ: کسی ایک صحیح، صریح، مرفوع، غیر مجروح حدیث سے ثابت کریں کہ صحابہ کرام کسی مسجد میں آٹھ رکعت تراویح پڑھنے کے لیے جمع ہوئے ہوں۔

فقہی مسائل: 1- نابالغ امام کے پیچھے بالغوں کی نمازِ تراویح نہیں ہوگی۔

2- جس نے فرض، جماعت سے نہیں پڑھے وہ وتر بھی تنہا پڑھے۔ (فتاویٰ رضویہ)

نمازِ عیدین

طریقۂ نماز: عیدین کی نمازیں دو دو رکعت ہیں جن میں چھ(6) زائد تکبیرات ادا کی جاتی ہیں۔ان کا طریقہ دوسری نمازوں کی طرح ہی ہے۔فرق صرف یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثنا کے بعد اور قرأت سے پہلے تین تکبیریں کہیں۔پہلی دو تکبیریں کہہ کر ہاتھ کانوں تک اُٹھا کر چھوڑ دیں اور تیسری پر ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور پھر باندھ لیں۔دوسری رکعت میں قرأت کے بعد اور رکوع کرنے سے پہلے تین تکبیریں کہیں۔تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہہ کر ہاتھ اٹھائے بغیر رکوع میں چلے جائیں۔

چھ زائد تکبیرات: 1- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار تکبیریں کہے(مع تکبیر تحریمہ) پھر قرأت کرے پھر رکوع کرے پھر دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو تو پہلے قرأت کرے پھر قرأت کے بعد چار تکبیریں کہے(مع تکبیر رکوع)۔

(مصنف عبدالرزاق ج3ص293رقم:5687)

2- **عیدین دو رکعت ہیں:** حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے عید کے روز دو رکعت نماز پڑھائی اور ان دو رکعتوں سے پہلے اور بعد کوئی نماز نہ پڑھی۔

(بخاری:989‘ابوداؤد:1159‘نسائی:1583‘ابن ماجہ:1291)

3- خطبہ نماز کے بعد۔(بخاری:963‘ابن ماجہ:1276)

4- جاتے آتے راستہ تبدیل کرنا۔(بخاری:986)

5- نمازِ عید کے لیے اذان ہے نہ اقامت۔(مسلم:2048‘ابوداؤد:1148)

6- عیدالفطر کے لیے کچھ کھا کر جانا جب کہ عیدالاضحیٰ کی نماز پڑھ کر کچھ کھانا۔

(ابن ماجہ:1756‘ابن خزیمہ:1426)

7- عید کے دو خطبے ہیں۔

(مسندبزار ج3ص321رقم:1116‘مجمع الزوائد ج2ص239رقم:3239)

نمازِ جنازہ: 1-نمازِ جنازہ فرضِ کفایہ ہے کہ ایک شخص نے بھی پڑھ لی تو سب بری الذمہ ہو گئے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

صَلُّوْا عَلٰی مَوْتَاكُمْ.

(ترجمہ)''ہر(مسلمان)میت کی نمازِ جنازہ پڑھو۔''(ابن ماجہ:1522)

2- نبی کریم ﷺ نے ایک مقروض کی نمازِ جنازہ نہ پڑھی اور صحابہ کرام کو حکم دیا کہ اس کی نماز جنازہ پڑھ لیں۔(ترمذی ص127‘صحیح ابن حبان ج6ص26رقم:3048)

پس ثابت ہوا کہ یہ فرضِ کفایہ ہے۔

3- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو دفن تک حاضر رہے اس کے لیے دو قیراط ثواب ہے۔عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں؟ فرمایا: دو عظیم پہاڑ۔

(بخاری:1325‘ابن حبان ج6ص32رقم:3067‘ابن ماجہ:1539‘نسائی:1993)

4- رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس کے جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اس کی مغفرت ہو گئی۔

(ابوداؤد:3166‘ترمذی ص122‘ابن ماجہ:1490)

5- **ثنا:** ثنا نماز والی پڑھی جائے۔(i) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں "وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ" کے الفاظ بھی آئے ہیں۔(مسند الفردوس ج1ص274رقم:819)

(ii) حضرت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ۔(تفسیر خازن ج:4ص:202سورۃ طور زیر آیت48)

6- **درود شریف:** سب سے افضل درود، درودِ ابراہیمی ہے لہٰذا اسے ہی پڑھا جائے۔اگر درود پاک میں چند اچھے الفاظ کا اضافہ کرلیا جائے تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث کہ جب درود پڑھو تو بہتر سے بہتر درود پڑھو۔(ابن ماجہ ص65) کے تحت درست ہو

گا۔ یہ بات یاد رہے کہ نمازِ جنازہ میں بالخصوص درودِ ابراہیمی پڑھنا بھی کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں۔

7- بالغ میت کے لیے دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا

اے اللہ تعالیٰ! ہمارے زندوں اور ہمارے مُردوں اور ہمارے حاضر اور ہمارے غائب اور ہمارے چھوٹے

وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى

اور ہمارے بڑے' ہمارے مرد اور ہماری عورتوں کو بخش دے' اے اللہ تعالیٰ! ہم سے جسے تُو زندہ رکھے تو اسے

الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

اسلام پر زندہ رکھ اور جسے ہم میں سے تُو موت دے تو اسے ایمان پر موت دے۔

(ترمذی ص122' ابن ماجہ ص107' ابوداؤد:3201' مصنف عبدالرزاق ج3ص486رقم:6419)

8- نابالغ کے لیے دعا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَذُخْرًا۔

(ترجمہ) ''اے اللہ تعالیٰ! اس بچے کو ہمارا پیش رُو اور وقت پر کام آنے والا بنادے۔''

(السنن کبزی للبیہقی ج4ص9رقم:7042)

9- سلام: (i) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فعلِ رسول بتاتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَلتَّسْلِيْمُ عَلَى الْجَنَازَةِ مِثْلَ التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلَاةِ۔

(ترجمہ) ''جنازے کا سلام (دوسری) نمازوں کے سلام کی طرح ہے۔''

(السنن الکبزیٰ للبیہقی ج4ص43رقم:7239' التلخیص الحبیر ج2ص290رقم:771)

(ii) حضرت عبداللہ بن ابی اَوفیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنی بیٹی کا جنازہ پڑھایا اور چار تکبیرات کہیں' پھر اپنے دائیں بائیں سلام پھیرا۔

(السنن الکبزیٰ للبیہقی ج4ص43رقم:7238' الاذکار ج1ص220)

10- نمازِ جنازہ میں 4 تکبیرات: (i) نبی کریم ﷺ نے حضرت نجاشی کا جنازہ پڑھایا اور چار

تکبیریں کہیں۔ (بخاری:1318' مسلم:2202' ابن ماجہ:1534' نسائی:1967)

(ii) تابعی حضرت ابراہیم نخعی فرماتے ہیں: نمازِ جنازہ میں پہلی تکبیر کے بعد اللہ تعالیٰ کی ثناء' دوسری کے بعد نبی کریم ﷺ پر درود' تیسری کے بعد میت کے لیے دعا اور چوتھی کے بعد سلام ہے۔ (مصنف عبدالرزاق ج3ص491رقم:6934)

11- نمازِ جنازہ مسجد میں پڑھنا منع ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مسجد میں نمازِ جنازہ پڑھی' اس کے لیے کوئی اجر نہیں۔

(ابن ماجہ:1517' ابوداؤد:3191' مصنف عبدالرزاق ج3ص527رقم:6579)

12- نمازِ جنازہ میں صرف تکبیرِ تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھائیں جائیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ جنازہ میں صرف پہلی تکبیر کے وقت رفع یدین فرماتے اور پھر دوبارہ نہ اُٹھاتے۔ (دارقطنی ج2ص53رقم:1814)

13- امام جنازہ پڑھاتے وقت میت کے سینہ کے مقابل کھڑا ہوگا۔ حضرت حسن اور حضرت ابراہیم نخعی (تابعی) دونوں کے آثار موجود ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق ج3ص468رقم:6351)

فقہی مسائل: (i) غائبانہ نمازِ جنازہ جائز نہیں۔ (ii) جو بچہ مرا ہوا پیدا ہوا' اس کی نمازِ جنازہ نہیں۔ (iii) چوتھی تکبیر پر ہاتھ چھوڑ دیں اور پھر سلام پھیریں۔

ہمارے مطالبات: (i) کسی ایک صحیح' صریح' مرفوع' غیر مجروح حدیث سے ثابت کریں کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ جنازہ کی تمام تکبیرات میں رفع الیدین کا حکم فرمایا۔

(ii) کسی ایک صحیح' صریح' مرفوع' غیر مجروح حدیث سے ثابت کریں کہ نبی کریم ﷺ نے کسی شہید کی غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھی۔

(iii) کسی ایک صحیح، صریح، مرفوع، غیر مجروح حدیث سے ثابت کریں کہ نمازِ جنازہ میں امام دعائیں بلند آواز سے پڑھے اور مقتدی صرف آمین آمین پکاریں۔

نمازِ تہجد (تَہَجُّد): نمازِ تہجد کا وقت بعد نمازِ عشاء سے فجر سے قبل تک ہے۔ مسنون طریقہ یہ ہے کہ نمازِ عشاء پڑھ کر سو جائیں اور پھر بیدار ہونے پر نمازِ تہجد ادا کرلیں۔

(i) حضرت حجاج بن عمر کا فرمان یہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نماز ایسے ہی تھی۔

(تلخیص الحبیر ج2ص42رقم:524)

(ii) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ رات کے شروع میں سو جاتے اور آخری حصے میں بیدار ہوتے اور نماز ادا فرماتے۔(بخاری:1146)

2- تعدادِ رکعت: تہجد کی مختلف رکعات 10,8,6,4 وغیرہ منقول ہیں لیکن آپ ﷺ کا معمول 8 رکعت تھا، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت (آٹھ تہجد اور تین وتر) سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔(بخاری:1147)

نمازِ چاشت: 1- اس نماز کی بہت فضیلت ہے۔

(i) حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے چاشت کی دو رکعات ادا کیں تو اس کا نام غافلین میں نہیں لکھا جائے گا، جس نے چار رکعت پڑھیں تو اس کا نام عابدین میں لکھا جائے گا، جس نے چھ رکعات پڑھیں اس دن اس کی کفایت کی جائے گی اور جس نے آٹھ رکعات پڑھیں، اسے اللہ تعالیٰ اطاعت گزاروں میں لکھ دے گا اور جس نے بارہ رکعات پڑھیں تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنا دے گا۔

(مجمع الزوائد ج2ص280رقم:3419)

(ii) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو کوئی نمازِ صبح کے بعد اپنی نماز کی جگہ پر بیٹھا رہے یہاں تک کہ وہ نمازِ چاشت کی دو رکعات ادا کرلے اور سوائے خیر کے کوئی بات نہ کرے تو اس کی بخشش کر دی جاتی ہے، اگرچہ اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں۔

(ابوداؤد ج1ص2-3، رقم:1287)

2- اس کا وقت سورج طلوع ہونے کے بعد شروع ہو جاتا ہے اور زوال تک رہتا ہے۔

صلوٰۃ الاوّابین: 1- اس کا وقت مغرب کی نماز کے بعد سے نمازِ عشاء سے پہلے تک ہے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ج2ص14رقم:5922)

نوٹ: اسی روایت میں اس کا نام صلوٰۃ الاوّابین ہے۔

2- اس کی چھ رکعتیں ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے مغرب کے بعد چھ رکعت پڑھیں اور ان کے درمیان کوئی بُری بات نہیں کی تو اسے بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملے گا۔(ترمذی ص58)

نمازِ اشراق: نمازِ اشراق کا وقت سورج طلوع ہونے کے پندرہ، بیس منٹ بعد شروع ہو جاتا ہے، اس کی دو یا چار رکعتیں ہیں۔ حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے فجر کی نماز پڑھی، پھر اپنی جگہ بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے لگا، یہاں تک کہ سورج نکل آیا، پھر اس نے دو رکعتیں پڑھیں تو اللہ تعالیٰ آگ پر حرام کر دے گا کہ اسے کھائے۔

(جامع الاحادیث ج20ص494رقم:22717)

(ii) حضرت انس سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے یہ 2 رکعت نماز پڑھنے کا ایک حج اور عمرہ کا ثواب بتایا ہے۔(ترمذی ص76)

نمازِ استخارہ (اِسْتِخَارَہ): کسی بھی اہم کام کو شروع کرنے کا فیصلہ کرنے کے لیے پہلے دو رکعت نمازِ استخارہ ادا کریں پھر اس کے بعد یہ دعائے استخارہ پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْٓ اَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْاَلُكَ بِفَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ. اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِيْ (وَعَاجِلِ اَمْرِيْ) وَاٰجِلِهٖ

فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ۔ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ (فِیْ عَاجِلِ اَمْرِیْ وَآجِلِهٖ) فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ۔

(ترجمہ) ''اے اللہ تعالیٰ! میں تیرے علم کی مدد سے تجھ سے بھلائی چاہتا ہوں اور تیری قدرت کی مدد سے طاقت مانگتا ہوں اور تیرے فضلِ عظیم کا سوال کرتا ہوں کیوں کہ بے شک تُو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا ہوں' تُو سب کچھ جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تُو تمام پوشیدہ باتوں کو خوب جانتا ہے۔ اے اللہ تعالیٰ! اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے دین وایمان اور میری زندگی اور میرے انجام کار اور میری دنیا اور آخرت میں میرے لیے بہتر ہے تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لیے آسان کر دے اور پھر اس میں میرے لیے برکت فرما دے اور اگر تیرے علم کے مطابق یہ کام میرے لیے' میرے دین' میری زندگی' میرے انجام کار' دنیا و آخرت میں بُرا ہے تو اس کو مجھ سے پھیر دے' جہاں کہیں بھلائی ہو اسے میرے مقدر میں کر دے پھر اس سے مجھے راضی کر دے۔''

(بخاری:1162'ابن ماجہ:1383'ترمذی ص63'ابوداؤد:1538)

چند روز تک یہ نمازِ استخارہ ادا کریں اور باطہارت قبلہ رُو سوئیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! چند دنوں میں آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ نمازِ استخارہ میں سفید یا سبز رنگ بہتری' جب کہ سرخ یا سیاہ رنگ بُرائی کی علامت ہے۔

نمازِ حاجت: جب کوئی مشکل پیش آئے تو یہ نماز ادا کریں' اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اچھی طرح وضو کریں پھر دو رکعت نماز ادا کریں پھر یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ۔ یَا

مُحَمَّدُ ﷺ! اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰی۔ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ۔

(ترجمہ) ''اے اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف حضرت محمد ﷺ نبی رحمت کے ساتھ متوجہ ہوتا ہوں' یا محمد ﷺ! میں آپ کے وسیلے سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تا کہ حاجت پوری ہو۔ اے اللہ تعالیٰ! میرے لیے حضور ﷺ کی شفاعت قبول فرما۔''

(ابن ماجہ:1385' عمل الیوم واللیلة ج1ص418 رقم:660' المستدرک ج1ص700 رقم:1909' صحیح ابن خزیمہ ج2ص225 رقم:1219' مسند احمد ج4ص138 رقم:17279' دلائل النبوة للبیہقی ج6ص166' تحفة الاحوذی (عبدالرحمٰن مبارک پوری (غیر مقلد) ج10ص25' ترمذی ج2ص197 (اس میں اسم گرامی محمد ﷺ کے ساتھ ''یا'' کا لفظ نہیں)

نمازِ تسبیح: حدیث شریف میں اس نماز کی بہت فضیلت آئی ہے' اگر ہو سکے تو ہر روز پڑھنی چاہیے' ورنہ ہفتہ میں ایک بار یا پھر مہینہ میں ایک بار یا پھر سال میں ایک بار یا پھر زندگی میں ایک بار ضرور پڑھنی چاہیے۔

اس نماز کی ایک سلام کے ساتھ چار رکعات ہیں' ہر رکعات میں پچھتر مرتبہ تسبیح پڑھنی چاہیے' اس طرح چار رکعتوں میں یہ تین سو مرتبہ تسبیح ہو جائے گی۔

تسبیح: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

(ترمذی ص64'ابن ماجہ:1386)

طریقہ: ایک طریقہ وہ ہے جو عامۃ الناس میں رائج ہے' وہ حضرت ابن مبارک تابعی سے مروی ہے۔ دوسری طریقہ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی ہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

''(سبحان اللہ پڑھ کر) سورۃ فاتحہ اور اس کے ساتھ سورت ملا کر پندرہ (15) مرتبہ رکوع میں جانے سے پہلے ''سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ'' پڑھیں' پھر

رکوع کریں اور دس (10) مرتبہ یہ پڑھیں' پھر رکوع سے اُٹھنے کے بعد قومے میں دس (10) مرتبہ یہ پڑھیں' پھر سجدہ کریں اور دس (10) مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں' پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسے میں دس (10) مرتبہ یہ پڑھیں' پھر سجدہ کریں اور دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں' پھر دوسرے سجدہ سے سر اُٹھائیں اور اُٹھنے سے قبل دس مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں۔

ثواب: اگر گناہ ریت کے ذرّات کے برابر بھی ہوں گے تو اللہ تعالیٰ بخش دے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ! (ابن ماجه:1386' ترمذی ص63)

مسائل سُترَہ: 1- آپ ﷺ نے فرمایا: اگر نمازی کے آگے سے گزرنے والے کو علم ہو کہ اس کام کا کتنا گناہ ہے تو اسے نمازی کے آگے سے گزرنے کے مقابلہ میں چالیس (برس) تک وہاں کھڑا رہنا زیادہ پسند ہو۔

(بخاری:488' مسلم:1160' ابوداؤد:701' ترمذی:336' ابن ماجه:945)

2- سترہ اونٹ کے پالان کے پچھلے حصہ کے برابر یا نیزہ یا تیر بھی ہو سکتا ہے۔

(بخاری:494' مسلم:500)

3- سترہ کے لیے اگر کوئی چیز میسر نہ ہو تو اپنے سامنے لکیر کھینچ لیں۔ (ابوداؤد' ابن ماجه:943' ابن خزیمه:811' مسند حمیدی:993' مسند احمد ج:2 ص:249 رقم:7386)

ایک اہم سوال اور اس کا جواب: فریق مخالف کے حضرات اکثر اس مؤقف کا اظہار کرتے ہیں کہ مردوں اور عورتوں کے طریقۂ نماز میں کوئی فرق نہیں اور دلیل کے طور پر بخاری شریف کی حدیث پیش کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ'' یعنی اس طرح نماز پڑھو جس طرح تم نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ پس ثابت ہوا کہ مردوں اور عورتوں کے طریقۂ نماز میں کوئی فرق نہیں۔

جواب: فریق مخالف کا یہ مؤقف نہایت کم زور اور حدیث سے جو استدلال کیا گیا ہے وہ بھی ہرگز درست نہیں۔ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:

اوّلاً: یہ حکم مردوں کے لیے تھا' اس پر شاہد اسی حدیث کے اگلے الفاظ ہیں:

فَاِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ اَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ اَكْبَرُكُمْ۔

(ترجمہ) ''جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں کوئی ایک اذان دے اور تم میں سے عمر میں بڑا جماعت کرائے۔'' (بخاری:631)

اگر وہ فرق والی بات تسلیم نہیں کرتے تو پھر انھیں چاہیے کہ اپنی مساجد میں عورتوں کو بھی بہ طور مؤذن یا امام مقرر کر دیں۔

ثانیاً: قارئین محتشم! آپ اس سے ماقبل پڑھ چکے ہیں کہ احادیث و آثار کی روشنی میں عورت تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اُٹھانا' نماز میں ہاتھ باندھنا' سجدہ کرنا' حتیٰ کہ قعدہ میں بیٹھنے کا طریقہ مردوں سے مختلف ہے۔ لہٰذا ان احادیث و آثار سے بھی احناف کے مؤقف کو تقویت ملتی ہے۔

ثالثاً: ائمہ اربعہ اور جماعت فقہائے کرام کا مؤقف بھی یہی ہے۔ چند دلائل ملاحظہ فرمائیں:

فقہ مالکی: يُنْدَبُ كَوْنُهَا مُنْضَمَّةً اَیْ بِحَيْثُ تَلْصَقُ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا وَمِرْفَقَيْهَا بِرُكْبَتَيْهَا۔

(ترجمہ) ''عورت کے لیے مستحب ہے کہ وہ سمٹ کر نماز پڑھے' لہٰذا وہ سجدہ اس طرح کرے کہ پیٹ رانوں کے ساتھ اور کہنیاں گھٹنوں کے ساتھ ملی ہوں۔''

(حاشیه الدسوقی علی الشرح الکبیر ج2 ص437)

فقہ شافعی: قَالَ الشَّافِعِيُّ وَقَدْ اَدَّبَ اللهُ تَعَالَى النِّسَاءَ بِالْاِسْتِتَارِ وَاَدَّبَهُنَّ بِذٰلِكَ رَسُوْلُهُ ﷺ وَاُحِبُّ لِلْمَرْأَةِ فِي السُّجُوْدِ اَنْ تَضُمَّ بَعْضَهَا اِلٰى بَعْضٍ وَتُلْصِقَ بَطْنَهَا بِفَخِذَيْهَا وَتَسْجُدَ كَاَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا۔ وَهٰكَذَا اُحِبُّ لَهَا فِي الرُّكُوْعِ وَالْجُلُوْسِ وَجَمِيْعِ الصَّلَاةِ اَنْ تَكُوْنَ فِيْهَا كَاَسْتَرِ مَا يَكُوْنُ لَهَا۔

(ترجمہ) ''امام شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو پردے کا حکم فرمایا اور اس کے رسول ﷺ نے بھی انھیں یہی ادب سکھایا ہے۔ پس میں عورت کے لیے یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ سجدہ میں اپنے بعض اعضا کو بعض کے ساتھ ملائے اور اپنے پیٹ کو رانوں کے ساتھ ملا کر اس طرح سجدہ ادا کرے کہ اس میں اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ پوشی ہو۔ اس طرح میں عورت کے لیے رکوع اور قعدہ میں اور مکمل نماز میں یہ پسند کرتا ہوں کہ وہ نماز میں ایسی کیفیت اختیار کرے جس میں اس کے لیے زیادہ سے زیادہ پردہ پوشی ہو۔'' (کتاب الام للامام شافعی ج1 ص115' دار المعرفہ)

فقہ حنبلی: وَالْمَرْأَةُ كَالرَّجُلِ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ اِلَّا اَنَّهَا تَجْمَعُ نَفْسَهَا فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَتَجْلِسُ مُتَرَبِّعَةً اَوْ تَسْدُلُ رِجْلَيْهَا فَتَجْعَلُهُمَا فِيْ جَانِبِ يَمِيْنِهَا.

(ترجمہ) ''اور عورت سب احکام میں مرد کی طرح ہے مگر وہ رکوع اور سجود میں اپنے آپ کو سکیڑ کر رکھے اور چار زانو ہو کر بیٹھے یا دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بیٹھے۔''

(الشرح الکبیر لابن قدامہ ج1 ص599)

احناف کا تو یہی مؤقف ہے' لہٰذا ان کے علاوہ دیگر ائمہ ثلاثہ کے اقوال اختصار سے نقل کر دیے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ ائمہ اربعہ ان کے کروڑوں مقلدین اور بے شمار محدثین کا یہ مؤقف ہے کہ مرد اور عورت کے طریقۂ نماز میں فرق ہے۔ اب اگر ایک قلیل گروہ کسی کی بھی بات نہ مانے تو اسے اپنی اداؤں پر خود ہی غور کرنا چاہیے۔

فریق مخالف کے علما کا مؤقف: 1- مولانا عبید اللہ مبارک پوری صاحب لکھتے ہیں:

اعضاء کو کشادہ رکھنا مرد کے لیے ہے' عورت کے لیے نہیں کیوں کہ وہ اس لحاظ سے مرد کے خلاف ہے' اس حدیث کی وجہ سے جسے امام ابوداؤد نے اپنی ''مراسیل'' میں نقل کیا ہے کہ یزید بن ابی حبیب کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو خواتین کے پاس سے گزرے جو نماز ادا

کر رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم سجدہ کرو تو اپنے بعض اعضا کو زمین کے ساتھ ملاؤ کیوں کہ عورت اس حکم میں مرد کی طرح نہیں۔ امام بیہقی فرماتے ہیں: یہ مرسل حدیث ان دو متصل حدیثوں سے بہتر ہے جو اس حکم میں وارد ہوئی ہیں۔ (مرعاۃ المفاتیح ج3 ص423)

2- مولانا محمد بن اسماعیل (شارح بلوغ المرام) نے بھی یہی عبارت لکھی ہے۔

(سبل السلام' شرح بلوغ المرام ج1 ص146)

3- مولانا وحید الزمان رقم طراز ہیں:

''تمام ارکان و آداب میں عورت کی نماز مرد کی نماز کی طرح ہے سوائے اس کے کہ عورت تکبیر تحریمہ کے وقت اپنے ہاتھ اپنے سینے تک اُٹھائے' سجدہ میں مرد کی طرح پیٹ کو اونچا نہیں رکھے گی بل کہ پست رہے گی اور اپنے پیٹ کو دونوں رانوں کے ساتھ چپکا لے گی اور جب نماز میں لقمہ دے گی تو ''اللہ اکبر'' کہنے کے بجائے ہاتھ پر ہاتھ مارے گی۔''

(نزل الابرار ج1 ص85)

4- مولانا عبدالجبار غزنوی نے بھی اپنے فتویٰ میں یزید بن ابی حبیب کی روایت کو ''مراسیل'' اور ''سنن بیہقی'' کے حوالہ سے نقل کیا' پھر مذاہب اربعہ کی مستند و معتبر کتب سے اس مسئلہ کو ثابت کیا' پھر لکھتے ہیں:

غرض کہ عورتوں کا اِنْضِمام (جسم کو سکیڑنا) وَاِنْخِفَاض (سجدہ میں جسم کو پست رکھنا) نماز میں احادیث وتعامل (تَعَامُل) جمہور اہلِ علم از مذاہب اربعہ وغیرھم سے ثابت ہے' اس کا منکر کتبِ حدیث وتعامل اہلِ علم سے بے خبر ہے۔

(مجموعہ فتاوٰی ص27-28' فتاوٰی علمائے حدیث ج2 ص149)

اب اگر اس کے باوجود کوئی شخص ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرے تو ہم کہتے ہیں:

1- آپ کے نزدیک مرد کے لیے ننگے سر نماز پڑھنا بھی سنت ہے' کیا آپ اپنی خواتین کو ننگے

سر نماز پڑھنے کی اجازت دیں گے اور اس سنت کو زندہ کریں گے؟

2- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ٹخنے ننگے کر کے نماز ادا فرماتے۔ کیا آپ اپنی خواتین کو بھی ٹخنے ننگے کرنے کا حکم دیں گے؟

3- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں اپنے بازوؤں کو اتنا کشادہ فرماتے کہ بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی۔(بخاری:807) کیا آپ اپنی خواتین کو بھی اسی طرح سجدہ کرنے کا حکم دیں گے۔

4- نماز کے دوران لقمہ دینے کا طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مرد "سبحان اللہ" کہے اور عورت ہاتھ پر ہاتھ مارے۔ اگر مرد اور عورت کے طریقۂ نماز میں کوئی فرق نہیں تو آپ اپنی خواتین کو بھی کہیں کہ وہ لقمہ دینے کے لیے "سبحان اللہ" کہیں۔

وآخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد قائد المرسلین وعلی آلہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ وامتہٖ اجمعین۔

☆☆☆☆☆

نماز

احادیث کی روشنی میں مسائل نماز کے متعلق
ایک مستند جامع و مفصل تحقیق

مؤلف
محمد عرفان قادری

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور

فرید بک سٹال ۳۸۔ اردو بازار لاہور